Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

# Kashf al-Mahjūb and the Intellectual Legacy of Ali al-Hujwiri: A Critical Study in the Historical and Intellectual Context of Islamic Sufism in South Asia

# کشف المحجوب اور حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا فکری ورثہ: برصغیر میں اسلامی تصوف کے تاریخی و فکری تناظر میں ایک تنقیدی مطالعہ

**Dr. Hafiz Khalil Ahmad Qadri**
PhD in Islamic Studies, College of Shariah & Islamic Sciences
Minhaj University, Lahore
Islamic Scholar and Educator, Teaching Dars-e-Niẓāmī syllabus at Jamia Hajveria since 1998
**Email:** docterkhalilahmed@gmail.com

## Abstract

This study offers a critical examination of *Kashf al-Mahjūb*, the seminal work of Sayyid Ali al-Hujwiri—also known as Dātā Ganj Bakhsh—and its role in shaping the intellectual and spiritual foundations of Islamic Sufism in South Asia. Written in the 11th century CE, *Kashf al-Mahjūb* is widely regarded as the earliest comprehensive Persian treatise on Sufism, combining theological discourse, spiritual instruction, historical insight, and biographical sketches of eminent Sufi figures. This paper analyzes the structure, themes, and doctrinal content of the text to assess al-Hujwiri's contribution to Islamic intellectual history and the transmission of Sunni orthodoxy through a Sufi framework. The research explores how al-Hujwiri synthesizes traditional Islamic theology with experiential spirituality, thereby presenting a uniquely integrated model of faith, knowledge, and practice. His emphasis on tawḥīd (divine unity), sincerity, ethical conduct, and adherence to Sharīʻah reflects both a deep-rooted commitment to orthodoxy and a profound spiritual insight. Moreover, the study evaluates the impact of *Kashf al-Mahjūb* on subsequent Sufi scholarship and its pivotal role in establishing a

doctrinally sound and culturally resonant form of Sufism in the Indian subcontinent. By situating al-Hujwiri's work within the broader historical and intellectual currents of the time, this paper concludes that *Kashf al-Mahjūb* serves not merely as a spiritual manual but as a foundational text in the intellectual evolution of Islamic thought in South Asia. It continues to offer timeless guidance on reconciling internal spirituality with external orthodoxy and represents a bridge between classical Islamic sciences and the lived mystical experience.

**Keywords:** Kashf Al-Mahjūb, Ali Al-Hujwiri, Islamic Sufism, South Asian Islam, Intellectual Legacy

## تمہید

اسلامی تاریخ میں تصوف کو ایک ایسی روحانی و فکری تحریک کی حیثیت حاصل ہے جو نہ صرف فرد کے باطن کی اصلاح کا ذریعہ بنی، بلکہ اسلامی تہذیب و تمدن میں گہرے اثرات بھی مرتب کیے۔ برصغیر پاک وہند میں تصوف کی علمی اور روحانی روایت کی بنیاد جن بزرگوں نے رکھی، ان میں حضرت سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ (المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ) کو ایک منفرد اور سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ کی مشہور و معروف تصنیف کشف المحجوب، اسلامی تصوف پر فارسی زبان میں لکھی گئی اولین جامع کتاب مانی جاتی ہے، بلکہ تصوف کا ایک کامل انسائیکلوپیڈیا جو صدیوں سے علمی و روحانی حلقوں میں معتبر مانا جاتا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف تصوف کے بنیادی مفاہیم، اصطلاحات، اور اقوال اولیاء و اشعار اولیاء پر عملی روشنی ڈالتی ہے بلکہ اس میں اسلامی عقائد، فقہی مسائل، اور تاریخی معلومات کو بھی سلیقے سے یکجا کیا گیا ہے۔ حضرت سیدنا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اس تصنیف کے ذریعے تصوف کو محض جذباتی یا وجدانی تجربہ بنانے کے بجائے ایک علمی و فکری منہج کے طور پر پیش کیا، جو قرآن و سنت کی روشنی میں استوار ہے۔ کشف المحجوب میں تصوف کو شرعی اصولوں کے تابع رکھا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مصنف نہ صرف ایک صوفی تھے بلکہ ایک ماہر عالمِ دین اور مفکر و محقق بھی تھے۔ یہ تحقیق کشف المحجوب کے فکری، روحانی، اور علمی پہلوؤں کا تنقیدی و تجزیاتی جائزہ لینے کی کوشش ہے، تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی تصوف کو کس نظریاتی بنیاد پر قائم کیا، اور برصغیر میں اس کی اشاعت و قبولیت کے کیا اسباب تھے۔ اس تحقیق میں کتاب کے اسلوب، ساخت، بنیادی مباحث، اور اس کے برصغیر کی فکری تاریخ پر اثرات کو سمیٹا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا فکری ورثہ آج کے فکری، روحانی اور علمی بحران کے تناظر میں کس حد تک قابلِ استفادہ ہے۔اس تحقیقی مضمون کے ذریعے ہم نہ صرف ایک تاریخی علمی متن کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ایک ایسی فکری روایت کی بازیافت بھی کرتے ہیں جو آج بھی انسان کے باطن کی اصلاح اور معاشرے کی فکری تعمیر کے لیے رہنما اصول فراہم کر سکتی ہے۔

## تعارف "کشف المحجوب"

کتاب کے نام کشف المحجوب کی حقیقت

شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام جو مشہور بلکہ شہرہ آفاق ہے وہ کشف المحجوب ہے[i] لیکن بنظر عمیق دیکھا جائے تو اس سلسلہ میں چند اقوال موجود ہیں:

۱۔ کشف المحجوب لارباب القلوب، یہ قول حاجی خلیفہ کا ہے۔[ii]

۲۔ کشف حجب المحجوب لارباب القلوب، یہ قول محمد پارسا کا ہے۔[iii]

۳۔ کشف سر المحجوب لارباب القلوب، یہ قول محمد عباسی لوئی کا ہے۔[iv]

ان اقوال میں یوں تطبیق دی جائے گی:

### تطبیق نمبر ۱

جن حضرات نے کشف المحجوب ذکر کیا انہوں نے اختصار سے کام لیا اور دیگر نے مکمل تفصیلی نام ذکر کر دیا جس طرح علامہ سعد الدین تفتازانی کی کتاب کو تہذیب کہا جاتا ہے جبکہ اصل نام تہذیب المنطق والکلام ہے اسی طرح بخاری کا مکمل نام الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ ہے جب کہ مختصراً صرف بخاری ذکر کیا جاتا ہے۔

### تطبیق نمبر ۲

ژوکوفسکی کا نظریہ یہ ہے کہ کشف الظنون کے مصنف حاجی خلیفہ ابہام کا شکار ہو گئے بلکہ ان کے منہج واسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

نے کشف المحجوب کا اصل متن فارسی دیکھا ہی نہیں اس پر قرینہ یہ ہے کہ انہوں نے مصنفین کے حالات پر جو کشف الظنون لکھی ہے ہر مصنف کی کتاب کا ابتدائی وآخری حصہ بطور تعارف ومثال ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے محض دوسری کتب سے نقل کر لیا اور دیگر بھی کشف المحجوب کے مختلف اور متضاد نسخے دستیاب ہیں مثلاً علامہ یعقوب بن عثمان بن محمد چرخی کے رسالہ ابدالیہ میں کشف المحجوب لارباب القلوب لکھا ہے تو ممکن ہے انہوں نے اس نسخہ کو ماخذ بنایا ہو دیگر حضرات نے پھر یوں آگے لڑی چلا دی ہو۔

## تطبیق نمبر ۳

دراصل شیخ علی ہجویری نے حجب کی شروع کتاب میں اقسام بیان کی ہیں: ۱۔ حجاب رینی، ۲۔ حجاب غینی اول الذکر کبھی بھی حجاب نہیں اٹھتا اور ثانی الذکر کا اٹھ جانا ممکن ہے آپ کشف المحجوب کی وجہ تالیف کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ میں نے یہ کتاب اس لیے تحریر کی تاکہ حجاب غینی میں قید دلوں کو صیقل کر دوں اور ان کو بھی جن میں نور حق چھپ گیا ہے اس کتاب کے مطالعہ کی برکت سے ان سے حجاب اٹھ جائے اور وہ حقیقت کا راستہ پالیں لہٰذا اس عبارت سے بعض مترجمین نے لارباب القلوب کی عبارت کا کتاب کے نام کے ساتھ لاحقہ لگا دیا ہے پھر ان بعض سے دوسروں نے نقل کر دیا۔

لیکن راقم کے نزدیک ژوکوفسکی کی رائے بنام کشف المحجوب کو چند وجوہ سے ترجیح حاصل ہے:

وجوہات ترجیح میں سے وجہ اول

حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے خود کتاب کے شروع میں کشف المحجوب ذکر کیا ہے چنانچہ آپ رقمطراز ہیں:

وآنچہ گفتیم کہ مرا ایں کتاب را، کشف المحجوب نام کردم (۷)

اور یہ جو میں نے کہا ہے کہ میں نے خاص اس کتاب کا نام کشف المحجوب رکھا۔

### وجہ دوم

جن حضرات نے شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کے متعلق کلمات تحسین فرمائے ہیں انہوں نے بھی کشف المحجوب نام کہہ کر کلمات تحسین کہے ہیں ملاحظہ ہوں:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

۱۔ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

فی فرمودند کشف المحجوب از تصنیف شیخ علی ہجویری است قدس سرہ العزیز اگر کسے راپیرے نہ باشد چوں یک کتاب رامطالعہ کند اوراپیدا شود من ایں کتاب رابہ تمام مطالعہ کرد۔(vi)

کشف المحجوب حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اگر کسی کا مرشد نہ ہو جب وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے گا اسے پیر مل جائے گا۔ میں نے اس ساری کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔

۲۔ گزٹیئر آف دی ڈسٹرکٹ لاہور ۸۴،۱۸۸۳ء بیرسٹر ایف کننگھم، میک کریسچن، کرنل بیڈن اور کرنل ہارکوٹ کی مشترکہ کاوشوں سے مرتب ہونے کے بعد ضلع لاہور کے انگریز ڈپٹی کمشنر نے شائع کیا اس گزٹ کے الفاظ ملاحظہ کریں تو ان میں بھی لفظ کشف المحجوب ملے گا:

(vii He has left a work entitled Kashf-ul-Mahjub.)

انہوں نے ایک کتاب بعنوان کشف المحجوب یادگار چھوڑی ہے۔

۳۔ حضرت علامہ عبدالرحمن جامی

وصاحب کتاب کشف المحجوب است کہ از کتب معتبرہ مشہورہ دریں فن است ازوے کہ لطائف وحقائق بسیار درآں کتاب جمع کردہ است(viii)

آپ کشف المحجوب کے مصنف ہیں جو کشف المحجوب اس فن کی مشہور اور معتبر کتابوں میں شامل ہے انہوں نے اس کتاب میں بہت سے لطائف وحقائق کو اکٹھا کر دیا ہے۔

## وجہ سوم

کتاب الفہارس اور تمام مخطوطات میں کشف المحجوب کا نام آیا ہے جن سے تمام مؤلفین نے اپنی فہرستوں میں قلمبند کیا ہے۔

## وجہ چہارم

ژوکوفسکی نے کشف المحجوب کی اپنی شائع کردہ کتاب کے سلسلے میں پانچ مخطوطات کو سامنے رکھ کر ان میں سے ایک متن کا انتخاب کیا جبکہ دیگر چار سے متن کی تصحیح کی خاطر رجوع کیا لہٰذا معتبر و معتمد علیہ یہی ہے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

## وجہ پنجم

غالب گمان یہی ہے کہ جن حضرات نے کشف المحجوب کے ساتھ لارباب القلوب کالاحقہ ملایاہے ان کے اذہان میں کچھ معانی ایک ساتھ آئے ہوں جن کو آپ نے دہرایاہے مثلاً مختلف کشف حجاب کی اقسام وغیرہ۔

## وجہ ششم

کشف المحجوب لارباب القلوب اس نام کے سبب اشتباہ ہوا، اشتباہ کی وجہ یہ ہے کہ علامہ یعقوب بن عثمان چرخی نے اپنے رسالہ ابدالیہ میں لارباب القلوب کا اضافہ کیاتو صاحب کشف الظنون نے بلاتحقیق اس کوذکر کردیااس سے بھی زیادہ راجح بات یہ ہے کہ حضرت خواجہ محمد پارسانے فصل الخطاب لوصل الاحباب میں ذکر کیاکہ کشف المحجوب مختصر نام جبکہ اس کا مکمل نام یوں ہے کشف المحجوب لارباب القلوب درکشف المحجوب لارباب القلوب آوردہ است(ix)

چونکہ کشف المحجوب حاجی خلیفہ کے پیش نظر تھی اس لیے انہوں نے کشف الظنون میں اس کانام اور کیفیت فصل الخطاب سے نقل کی، ژوکوفسکی رقمطراز ہیں:

درایں موردمی تواں گفت کہ مشارالیہ(حاجی خلیفہ)اصلاًخودمتن کتاب کشف المحجوب راندیدہ بودہ است زیر معمولاًحاجی خلیفہ ہنگام بحث ازکتابہائی کہ شخصابرای العین دیدہ آغازوانجام نسخہ نقل می کندولی درموارد کشف المحجوب چنیں چیزی نیاوردہ است۔(x)

اس اعتراض کے بارے میں یوں کہاجاسکتاہے کہ جن کی طرف اشارہ کیاگیاوہ حاجی خلیفہ ہیں انہوں نے بالکل کشف المحجوب متن کامطالعہ ہی نہیں کیاتھاکیونکہ حاجی خلیفہ کاہرکتاب کے بارے میں معمول یہی ہے کہ وہ کتاب کی بحث کے اصل کوابتدااور آخرسے دیکھتے ہیں نیزکشف المحجوب کے اندرایسی کوئی بھی چیز نہیں آئی ہوئی اس وجہ سے متاخرین نے اس کانام کشف المحجوب لارباب القلوب لکھناشروع کردیا۔

پھراس کے بعدلکھتے ہیں:

خواجہ محمدیاربن محمدپارسابخاری ازعرفای طریقہ نقشبندیہ متوفی ہشت صدو.بیستودوہجری قمری کہ درحدوددوقرن قبل ازحاجی خلیفہ می زیستہ درتالیف خودبنام فصل الخطاب لوصل الاحباب اظہارداشتہ کشف المحجوب عنوان اختصاری کتاب ہجویری است ونام کامل آں چنیں می باشدکشف المحجوب

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

لارباب القلوب[xi]

خواجہ محمد پارسا سلسلہ نقشبندیہ کے صوفیہ میں سے ہیں جن کی وفات ۸۲۰ھ میں ہوئی حاجی خلیفہ اور ان کے درمیان دو صدیوں کا فاصلہ ہے اور وہ خلیفہ سے پہلے کے بزرگ ہیں خود انہوں نے کتاب بنام فصل الخطاب لوصل الاحباب کے نام سے لکھ کر واضح کیا کہ کشف المحجوب یہ شیخ علی ہجویری کی کتاب کا نام اجمالی ہے اور مکمل نام اس طرح ہے کشف المحجوب لارباب القلوب۔

## نام کتاب کی وجہ تسمیہ

کتاب کا نام مرکب اضافی ہے کشف مضاف اور المحجوب مضاف الیہ ہے اس لفظ کے لغوی معانی اس کے بعد اصطلاحی معانی اور ان کی اقسام کی وضاحت کے بعد ہم وجہ تسمیہ بیان کریں گے۔ کشف کا ایک معنی ہے چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا اسی سے تکاشف بنا ہے اس کا معنی ہے ایک دوسرے کا عیب ظاہر ہونا، قاضی الکشف اہل عرب اس وقت بولتے ہیں جب عہدہ دار جو کسی مقدمہ یا واقعہ کے حالات دریافت کرنے پر مامور ہو طبعیات اور صناعات کی نئی باتوں اور ایجادات کو بھی کہاجاتا ہے جس طرح حدیث مبارکہ میں ہے:

لو تکاشفتم ماتدافنتم

اگر تم کو لوگوں کے مخفی حالات معلوم ہوتے تو تم ایک دوسرے کو دفن کرنے میں تامل کرتے۔

اللہ جب اولیاءوانبیاء پر بعض امور غیبیہ اور مخفی چیزوں سے جو چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے اسے کشف کہاجاتا ہے اسی سے تصوف کی اصطلاح کشف الصدور اور کشف القبور کو لیا گیا ہے اور کشف کا ایک معنی کھولنا بھی ہوتا ہے اہل عرب کا مقولہ ہے ماکشفت لہاثوبا میں نے کسی عورت کا کپڑا تک نہیں کھولا اور ایک روایت میں ہے ایاکم و الکواشف من النساء ان عورتوں سے بچے رہو جو اپنی تہیں کھولتی ہیں علامہ عبد الوہاب شعرانی کی مشہور کتاب کشف الغمہ (غم کو کھولنے والی) بھی ہے جس میں چاروں ائمہ کے مذاہب مع دلائل کھول کر بیان کیے گئے ہیں۔[xii]

قرآن مجید اور لفظ کشف کے معانی

۱۔ پردہ اور غفلت کو اٹھادینا، اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

لقد کنت فی غفلۃ من ہذافکشفناعنک غطائک فبصرک الیوم حدید[xiii]

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

حقیقت میں تو اس دن غفلت میں پڑا رہا تو ہم نے تیرا پردہ غفلت ہٹا دیا پس آج کے دن تیری نگاہ تیز ہے یعنی کل تک جو کچھ پنہاں تھا غفلت کا پردہ اٹھ جانے کے بعد آج وہ ہر چیز کو عیاں دیکھ کر اس کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

۲۔ قیامت کی ہولناکیوں سے پردہ کا اٹھ جانا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلایستطیعون[xiv]

جس دن ساق یعنی احوال قیامت کی ہولناک شدت سے پردہ اٹھایا جائے گا اور وہ نافرمان لوگ سجدہ کیلئے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھ سکیں گے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن کا کشف (پردے کا اٹھنا) قیامت کی ہولناکیوں، شدائد اور مشکلات سے ہو گا۔[xv]

کشف کی اصطلاحی تعریف

علامہ میر سید شریف جرجانی رقمطراز ہیں:

ھوالاطلاع علی ماوراء الحجاب من المعانی الغیبۃ والامور الحقیقۃ وجودااوشھودا[xvi]

کشف سے مراد وہ علم ہے جو غیب کے معانی سے پردہ اٹھائے جو در حقیقت موجود ہوں اور ظاہر بھی ہوں۔

کشف کے ذریعے صفائے قلب کے بعد اللہ تعالی جب بندے کے دل سے پردے اٹھاتا ہے تو اسے صفا اور شرح صدر نصیب ہوتا ہے اور نور الٰہی سے ہر شے روشن ہو جاتی ہے برے اعمال اور برے اخلاق کی وجہ سے دل سیاہ ہو جاتا ہے ان کے علاوہ کچھ زنگ ہوتے ہیں جو انسانی دل پر چھائے ہوئے ہیں وہ تین طرح کے ہیں: ۱۔ غین، ۲۔ غیم، ۳۔ رین

۱۔ غین یہ دل پر چھانے والے زنگ سے ہلکی قسم ہے جس میں دل پر چھوٹی موٹی گرد و غبار پڑ جاتی ہے۔

۲۔ غیم یہ غین سے زیادہ کثیف ہوتا ہے۔

۳۔ رین غیم سے کثیف حجاب نورین اور ران بھی کہا جاتا ہے یہاں کشف المحجوب میں مراد غین والا پردہ ہے۔

حجب، محجوب کے معانی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

محجوب حجب سے بنا ہے حجب کا لغوی معنی روکنا، بازرکھنا اور حائل ہونا، چھپا ہونا اسی سے حجاب بنا ہے وہ چیز جس کے ذریعہ پردہ اور آڑ ہو اس کی وجہ سے پیچھے کی چیز نہ دیکھ سکے اسی سے لفظ حاجب بنا بمعنی گیٹ، دربان چونکہ سکیورٹی گارڈ ہر کس و ناکس کو اندر آنے سے روکتا ہے اور علم فرائض میں اہل فرائض کی اصطلاح میں منع شخص مخصوص عن میراثہ لوجودشخص اخرمخصوص شخص کا میراث لینے سے رک جانا دوسرے شخص کے موجود ہونے کی وجہ سے مثلاً بیٹے کی موجودگی میں پوتے کو کچھ نہیں ملتا۔[xvii]

اب گویا کشف المحجوب کا معنی بنا چھپی ہوئی چیز کو کھولنا، ظاہر کرنا۔ یا چھپی چیز کا ازالہ کرنا شیخ ہجویری خود ہی وضاحت کرتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کا نام کشف المحجوب رکھا ہے اس سے غرض یہ ہے کہ کتاب کا نام خود بتائے کہ اس کے اندر کیا ہے بلاشبہ اہل بصیرت جب اس کا نام سنتے ہیں تو وہ اس نام سے مقصود اور غرض جان لیتے ہیں مزید آپ فرماتے ہیں جب یہ کتاب طریق حق کے بیان کرنے اور بشری پردوں کو اٹھا دینے والی بن گئی لہٰذا یہی نام مناسب رہا۔[xviii]

لیکن یہ بھی ذہن نشین رہے ابو یعقوب سنجری نے بھی فارسی زبان میں کشف المحجوب کے نام سے کتاب لکھی جو آپ کا ہم عصر تھا لیکن اسماعیلی مذہب رکھتا تھا۔[xix] اب گویا کشف المحجوب کا مطلب ہوا کہ یہ کتاب ان پردوں کو ہٹاتی ہے جو انسان کی روحانی ترقی اور عروج کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں یا یہ مطلب کہ اہل دل کیلئے اسرار الٰہی کو کھول کر رکھ دینے والی کتاب یہ اسم بامسمیٰ اور تصوف کی دنیا میں قدم رکھنے والوں کیلئے مرشد کا درجہ رکھتی ہے اور مصنف خود کامل ہی نہیں بلکہ بقول اجمیری اکمل ہیں اور یہ فارسی زبان میں وہ پہلی کتاب ہے جو تصوف کے نظری و عملی اصولوں پر مرتب کی گئی ہے۔ اس کا شمار تصوف کی گراں قدر تصانیف میں ہوتا ہے اور یہ کتاب مسائل شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کا ایک بیش بہا گنجینہ ہے اور اولیائے متقدمین کے حالات بابرکات اور ان کی تعلیمات مقدسہ کا بہترین خزینہ ہے۔ اسے ہر دور کے اولیاء و صوفیہ نے تصوف کی بے مثل کتاب قرار دیا ہے اور اس کا بار بار مطالعہ کرنے سے حجابات اٹھ کر نئے نئے انکشافات ہوتے ہیں اکابر اولیاء نے خود اس سے استفادہ کیا اور طالبان حق کو اس سے مستفید ہونے کی تلقین فرمائی کیونکہ اس میں ناقصوں کاملوں یعنی عوام و خواص سب کیلئے سامان ہدایت موجود ہے۔

اس کے برعکس بعض کتب تصوف فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ ابن عربی علیہا الرحمہ کی کتب صرف خواص بلکہ اخص الخواص کیلئے راہنمائی ہے اور عوام الناس و ناقصین کیلئے حیرانی و سرگردانی کے اور تقلیب اوراق کے سوا کچھ نہیں دراصل ابتداءً تو اس کے اعلیٰ درجات کے حصول کا طریق کار قرآن حکیم

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

اور احادیث مبارکہ میں واضح طور پر بیان کر دیا گیا اس طریق پر اولاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عمل کیا جن میں خلفاء راشدین تو شریک تھے ہی اس کے علاوہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت حارثہ بن زید، حضرت سلمان فارسی اور حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم زیادہ معروف اور نمایاں تھے۔ صحابہ کرام کے بعد تابعین میں سے حضرت امام المسلمین خواجہ حسن بصری، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے تلمیذ خاص حضرت ثابت البنانی، حضرت مالک بن دینار، حضرت امام جعفر صادق، حضرت ابوہاشم بن شریک کوفی شامی، حضرت صہیب العجمی، حضرت ابراہیم بن ادھم، حضرت داؤد طائی اور حضرت عبد الواحد بن زید زیادہ مشہور اور نمایاں ہیں پھر بعد ازاں دوسری صدی ہجری میں جس طرح علمائے حق نے تفسیر، حدیث اور فقہ میں کتب کی تالیف و تصنیف کا سلسلہ شروع کیا اسی طرح اسی صدی میں بعض صوفیہ کرام نے بھی کتب تصوف کی تصنیف شروع کر دی چنانچہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگرد حضرت عبد اللہ بن مبارک ۱۸۱ھ نے کتاب الزھد لکھی جس میں زہد کی ترغیب سے متعلق احادیث جمع کیں۔ صدر اسلام میں زاہدوں اور عابدوں نے اعتدال کے ساتھ زہد کا راستہ اختیار کیا وہ اجتماعی زندگی کے امور میں حصہ لیتے تھے۔ دوسری صدی ہجری کے تصوف ثانی میں ایک ہی شخصیت حضرت رابعہ عدویہ بصریہ ۱۸۰ھ / ۱۸۵ھ ہیں جنہوں نے محبت الٰہی کے بارے میں بات کی اس کے بعد تیسری صدی ہجری میں تصوف پر باقاعدہ تحریر کا آغاز ہو گیا اور یہ اہم کتب تصنیف کی گئیں:

| نمبر شمار | اسماء کتب تصوف | اسماء مصنفین |
| --- | --- | --- |
| ۱ | الرعایۃ لحقوق اللہ | شیخ الحارث بن اسد المحاسبی ۲۴۳ھ |
| ۲ | کتاب المریدین | شیخ یحیٰ بن معاذ الرازی ۲۵۸ھ |
| ۳ | کتاب الخوف | شیخ ابو القاسم الجنید بن محمد البغدادی ۲۹۷ھ |
| ۴ | کتاب الیقین و کتاب التوحید | شیخ حسین بن منصور حلاج ۳۰۹ھ |
| ۵ | کتاب اللمع فی التصوف | شیخ ابو نصر عبد اللہ بن علی السراج الطوسی ۳۷۸ھ |
| ۶ | قوت القلوب | شیخ ابو طالب محمد بن عطیہ الحارثی ۳۸۶ھ |
| ۷ | التعرف لمذہب اہل التصوف | شیخ ابو بکر محمد بن اسحاق البخاری الکلاباذی ۳۹۰ھ |

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

| | | |
|---|---|---|
| ۸ | بستان العارفین | شیخ نصر بن محمد ابو اللیث السمرقندی ۳۹۳ھ |
| ۹ | الرسالۃ القشیریہ | شیخ ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری ۴۲۵ھ |
| ۱۰ | طبقات الصوفیہ | شیخ ابو عبد الرحمن السلمی ۴۱۲ھ |
| ۱۱ | روضۃ العقلاء | شیخ ابو حاتم بستی ابن حبان ۳۷۰ھ |
| ۱۲ | احیاء العلوم | شیخ امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی ۵۰۵ھ |
| ۱۳ | حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء | شیخ امام حافظ ابو نعیم الاصبہانی ۴۳۰ھ |

بعد ازاں پانچویں صدی ہجری میں تصنیف ہونے والی شہرہ آفاق دو کتب تھیں ۱۔الرسالہ،۲۔رسالہ قشیریہ لیکن اول الذکر فارسی جبکہ ثانی الذکر عربی میں ہے جس کو شیخ علی ہجویری کے استاذ محترم ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری ۴۳۵ھ، ۱۰۷۲ءنے تالیف کیا ہے اور اس میں صوفیہ کے اصول اور ان کے احوال بیان کیے ہیں اس کتاب میں امام قشیری کی آراء نہایت معتدل اور باقی صوفیہ کیلئے مثال ہیں کشف المحجوب کی وجہ تالیف اور اس کے متعلق کلمات تحسین

کشف المحجوب کب تالیف کی گئی؟

اصل گفتگو سے قبل یہ جاننا بے حد لازمی ہے کہ حضرت شیخ علی ہجویری پہلی بار ہندوستان (پاکستان) میں واقع لاہور شہر کو ۴۳۱ھ میں دیکھا اور آپ اسی شہر میں تھے کہ ۴۳۵ھ میں یہاں فتنہ برپا ہوا۔یہ زمانہ سلطان محمود غزنوی ۴۳۲۔۴۴۱ھ کا تھا اس شورش میں آپ کو گرفتار کر لیا گیا زیادہ معروف یہی ہے کہ شیخ ہجویری ۴۳۵۔۴۴۱ھ کے درمیان لاہور سے غزنہ وخراسان کو واپسی کیلئے روانہ ہوئے مگر دوبارہ تشریف لائے اور آخر کار لاہور میں سکونت پذیر ہوئے۔تادم حیات یہاں ہی مقیم رہے۔ (xx)

تاریخ تالیف کے بارے میں مختلف آراء ہیں:

۱۔ مکمل کتاب آپ نے قید سے رہائی کے بعد لاہور میں لکھی۔

۲۔ حضرت شیخ علی ہجویری نے یہ کتاب اپنی عمر کے آخری حصہ میں تحریر فرمائی اور اس کا تین چوتھائی حصہ یقیناً لاہور میں لکھا ایک مقام پر آپ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

رقمطراز ہیں:

اس وقت اس سے زیادہ ممکن نہیں اس لیے کہ میری کتابیں غزنی میں رہ گئی ہیں اور میں ہند کے شہر لاہور میں جو مضافات ملتان سے ہے (اس وقت، اب نہیں) ناجنسوں کے درمیان گرفتار ہوں۔ (xxi)

یہ بات ذہن نشین رہے جب آپ اپنی کتاب ہندوستان میں تحریر فرمارہے تھے تو آپ کی دیگر کتب غزنہ میں تھیں اس سے مطلق مراد نہیں بلکہ مقید اور خاص اس مجموعہ احادیث کی نشان دہی کر رہے تھے جسے آپ کے پیرومرشد شیخ ختلی نے جمع کیا تھا ورنہ تو کشف المحجوب بہت تحقیقی تصوف کے نظریاتی اصول ائمہ فن اور شیوخ تصوف کے احوال زندگی، صوفیہ کے اقوال ورموز، صوفیہ کے فرقے، دینی عقائد وعبادات ومعاملات، صوفیانہ رسموں اور ان کی روایتوں کے مطابق لکھی گئی ہے۔

۳۔ تیسرا قول یہ ہے کہ کچھ حصہ سفر وسیاحت سے حاصل شدہ قیمتی معلومات کو اپنی کتاب کی تالیف اور اس کے موضوعات کی بحث کے دوران میں استعمال کیا۔ تین اقوال سے فیصلہ کن بات اور محاکمہ ڈاکٹر زاہدہ کرتی ہیں:

کشف المحجوب کی یقینی تاریخ تالیف کے بارے میں کچھ کہنا ممکن نہیں رائج یہی ہے کہ ۴۳۵ھ میں اس کی تالیف شروع ہوئی اور ۴۴۲ھ میں مکمل ہوئی۔ (xxii)

مزید صاحب شیخ ہجویری اور کشف المحجوب ایک تحقیقی مطالعہ ڈاکٹر اسعاد قندیل رقمطراز ہیں:

ہماری رائے کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ ہجویری نے اپنی کتاب کے کچھ اجزاء کو دوران قید قلمبند کرنا شروع کر دیا یعنی ۴۳۵ھ کے قریب اس کے بعد انہیں اتنا مناسب مواد مہیا ہو گیا کہ انہوں نے تحریر کا کام شروع کر دیا قید سے رہائی پانے کے بعد آپ غزنہ وخراسان تشریف لے گئے یہاں آپ نے اپنی کتب اور مراجع سے استفادہ کیا پہلے سے موجود معلومات میں اچھا خاصا اضافہ کیا یوں آپ نے اپنی کتاب کو مکمل کیا۔ ممکن ہے کہ آپ نے یہ کام غزنہ یا خراسان میں مکمل کیا ہو یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے یہ کام ہندوستان میں اس وقت مکمل کیا ہو جب آپ دوسری بار یہاں لاہور میں مقیم ہونے کیلئے تشریف لائے۔ گویا آپ نے تکمیل کتاب ۴۴۱ / ۴۴۲ھ کے مابین کی جو کہ چوبیس حصوں پر مشتمل ہے۔ (xxiii)

## مشتملات کشف المحجوب میں آراء کے درمیان تطبیق

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

جب ہم مختلف کشف المحجوب کے فارسی اور اردو تراجم والے نسخے اٹھاتے ہیں تو اس میں بھی ہمیں آیات، احادیث، اشعار، اقوال اولیاء میں اختلاف نظر آتا ہے مثلاً ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس رقمطراز ہیں:

اس کتاب میں آپ نے ۲۸۴ سے زائد آیات قرآنی اور تقریباً ۱۷۲ احادیث سے استدلال واستشہاد کیا ہے آپ کے ادبی ذوق کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ فارسی کی تصنیف میں کم وبیش ۷۶ اشعار درج کیے جو عربی زبان میں ہیں کشف المحجوب مقدمہ ۴۰ ابواب وفصول اور ۱۱ کشف الحجاب پر مشتمل کتاب ہے۔[xxiv]

خطیب داتا دربار مفتی محمد رمضان سیالوی رقمطراز ہیں:

کتاب محض حکایات وواقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ ۲۴۸ قرآنی آیات بینات ۱۷۲ احادیث مبارکہ ۷۶ عربی اور فارسی شعر کے ساتھ ساتھ حضرات خلفائے راشدین، ائمہ اہل بیت، ۲۲ جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم چار ائمہ کرام، تابعین، ۱۰ مشہور ائمہ متاخرین اور متعدد احصار وبلاد کے مشائخ رحمہم اللہ تعالی کے تذکروں سمیت بیسیوں ادعیہ وامثال اور ائمہ مشائخ وصوفیہ کے لاتعداد اقوال کا حسین مجموعہ ہے۔ کشف المحجوب کے ابواب کی تعداد تحقیق کے مطابق ۴۰ ہے اس کے ساتھ کشف المحجوب میں مختلف عنوانات پر ۱۶ کلام ہیں اور ۱۱ کشف الحجابات اس کے علاوہ ہیں۔[xxv]

## مشتملات کتاب کے اقوال متضادہ میں تطبیق نمبر ۱

اکثر مترجمین ومحققین نے اپنی سہولت اور مضامین کی زیادتی تفہیم کیلئے ابواب اور فصول کی متفرق تعداد قائم کی ہے۔

## تطبیق نمبر ۲

بعض نے مکررات کو شمار کیا تو تعداد زیادہ بتادی بعض نے مکررات کو حذف کیا تو تعداد کم بتادی۔

## تطبیق نمبر ۳

کشف المحجوب کے مختلف نسخوں پر مترجمین کی مکمل گرفت نہ ہوئی جس کی وجہ سے جہاں تک جس کی رسائی ہوئی جو نسخہ ملا اس کو لے کر تعداد کو متیقن کر دیا صاحب تحلیل کشف المحجوب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی کا فارسی نسخہ جو محققہ اور مخرجہ نسخہ ہے جو دراصل موصوف مذکور کے پی ایچ ڈی کا

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
August 13, 2025

تحقیقی مقالہ ہے جو ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ کی سرپرستی میں پایہ تکمیل تک پہنچا جسے بعد میں انتشارات مرکز تحقیقات فارسی اور سمن پبلی کیشنز لاہور نے باہم تعاون سے شائع کیا۔ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی نے اس وقت تک دستیاب ۵۹ فارسی نسخوں کا ذکر کر کے ۱۹ نسخوں کی روشنی میں اس تحقیق نسخ کی ترتیب کا ذکر کیا ہے یہ نسخہ تحقیق کا عمدہ شاہکار ہے جسے فہارس ہشت گانہ یعنی آیات قرآنی، احادیث، مشہور اقوال ائمہ، ادعیہ واشعار اصطلاحات عرفانی نیز کتب کے اسماء شخصیات اور اماکن وغیرہم کا عمدہ ذکر ہے تعداد کی کثرت اس نسخہ کے مطابق ہے اور وہی بہتر اور راجح ہے یوں سمجھیں جیسا کہ سورت فاتحہ کی بعض کے نزدیک ۶ بعض کے نزدیک ۷ آیات ہیں اور سات کو ہی ترجیح دی جائے گی کیونکہ سات میں چھ یعنی کثرت میں قلت موجود ہوتی ہے اور قلت میں کثرت نہیں پائی جاتی ایک عام اصول بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ مجمل و مفسر میں مفسر کو ہمیشہ ترجیح دی جاتی ہے۔

کتاب کی تقسیم اور اس کے موضوعات وعناوین کا تعارف

کشف المحجوب باعتبار ابواب کے چالیس اور باعتبار مختلف حصص کے ۲۵ حصوں پر مشتمل ہے اور باعتبار مقدمہ یہ آٹھ فصلوں پر مشتمل ہے جب ہم نے کتاب کی حد بندی کرنی چاہی تو اب ہم نے اس کو دو مجموعوں پر تقسیم کیا ہے:

## مجموعہ نمبر ا

یہ مجموعہ ۱۴ حصص پر مشتمل ہو گا اور ہر حصہ کو مستقل باب کا نام دیا جائے گا اور بعض کو فصول کا نام دیا جائے گا۔

## مجموعہ نمبر ۲

یہ مجموعہ ان حصص پر مشتمل ہو گا جس کو مستقل کشف حجاب کا نام دیا جائے گا ان میں بھی بعض حصص ابواب اور بعض حصص فصلوں پر مشتمل ہوں گے۔

مقدمہ

اولین ہم مقدمہ کو دیکھتے ہیں تو وہ آٹھ فصول پر مشتمل نظر آتا ہے مقدمہ میں حمد و نعت اور کتاب کا نام پھر آٹھ مختصر فصول کا ذکر کیا۔

## فصل اول

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

اس فصل میں بتایا گیا کہ آپ نے (علی بن عثمان) اسم گرامی کا ذکر کیوں کیا حالانکہ صوفیاء توریا سے کوسوں دور ہوتے ہیں اور نام ونمود کو پسند نہیں کرتے۔ ہر کتاب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ اس میں نام ذکر کرنے کی دو وجوہ ا۔ عام، ۲۔ خاص ذکر کی ہیں۔

## فصل دوم

کشف المحجوب لکھنے سے پہلے استخارہ کی وجہ؟ مراد استخارہ اور فضائل استخارہ

## فصل سوم

کتاب لکھنے سے پہلے دل کو کس چیز سے پاک کرنا ضروری ہے؟ دل کو اغراض نفسانیہ سے پاک کرنے کا کیا مطلب ہے؟

## فصل چہارم

نیت اور اس کے متعلق حدیث اور اپنے مرید صادق ابو سعید ہجویری جن کے سوالات پر یہ کتاب لکھی اپنے آپ کو اس مقصد عظیم کیلئے تیار کرنا۔

## فصل پنجم

کشف المحجوب نام کی وجہ تسمیہ اور حجاب کی دو قسمیں: ا۔ حجاب رینی اور ۲۔ حجاب غینی کی تقسیم اور کشف المحجوب میں کون سا حجاب مراد ہے؟

## فصل ششم

ابو سعید ہجویری کے استفسارات اور ان کے سوالات کے کامل جوابات دینے کی اہلیت

## فصل ہفتم

توفیق الٰہی کی طلب کہ تکمیل ہو اور ابو سعید کے مکمل سؤالات کی عبارت نقل کرنا اور جواب دینے سے قبل چند اصلاحی باتیں

## فصل ہشتم

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

اس بات کا بیان کہ یہ دنیا اللہ کا راز ہے اور اس کے پردے جواہر واعراض اور طبائع اس کے پردے ہیں اور پردوں میں سے حجاب اکبر نفس امارہ ہے۔

گویا سات فصول اصل موضوع کا مقدمہ اور آٹھویں فصل کا دیباچہ اور ابتدائیہ اور اصل کتاب کی ابتدا دل سے ہے۔

## چالیس ابواب کی حد بندی مجموعہ نمبر ا

| نمبر شمار | ابواب | فصول |
|---|---|---|
| ۱ | باب در بیان اثبات علم | ۴ |
| ۲ | باب در بیان فقر | ۲ |
| ۳ | باب در بیان تصوف | ۲ |
| ۴ | باب در بیان خرقہ پوشی | ۲ |
| ۵ | باب در بیان اختلاف در فقر وصفا | |
| ۶ | باب در بیان ملامت | ۲ |
| ۷ | باب در بیان ائمہ تصوف از صحابہ و تابعین | |
| ۸ | باب در بیان ائمہ تصوف از اہل بیت | |
| ۹ | باب در بیان اہل صفا | |
| ۱۰ | باب در بیان تابعین انصار | |
| ۱۱ | باب در بیان ائمہ تصوف از تبع تابعین تا امروز (مصنف کے زمانہ تک) | |
| ۱۲ | باب در بیان ائمہ تصوف متاخرین | |
| ۱۳ | باب در بیان رجال صوفیہ متاخرین مختصر اہل البلدان | |

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: August 13, 2025

| | | |
|---|---|---|
| ۱۴ | باب در بیان فرق اہل تصوف، مذاہب، امتیازات، مقامات و حکایات | |
| ۱۵ | کشف حجاب اول در بیان معرفت الٰہی | ۲ |
| ۱۶ | کشف حجاب دوم در بیان توحید | ۱ |
| ۱۷ | کشف حجاب سوم در بیان ایمان | ۱ |
| ۱۸ | کشف حجاب چہارم در بیان طہارت | ۲ |
| ۱۹ | کشف حجاب پنجم در بیان نماز | ۴ |
| ۲۰ | کشف حجاب ششم در بیان زکوٰۃ | ۱ |
| ۲۱ | کشف حجاب ہفتم در بیان صوم | |
| ۲۲ | کشف حجب ہشتم در بیان حج | |
| ۲۳ | کشف حجاب نہم در بیان صحبت و آداب صحبت و احکام صحبت | |
| ۲۴ | کشف حجاب دہم در بیان زبان حدود و الفاظ و حقائق | |
| ۲۵ | کشف حجاب یازدہم در بیان سماع | ۲ |

## ابواب کے عناوین

## پہلا حصہ: باب در بیان اثبات علم (۴ فصول)

۱۔ اس باب میں مصنف نے ضرورت علم پر روشنی ڈالی ہے اور طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ کے تحت بیان کیا کہ اس کا مطلب ہے ہر علم کی بنیادی باتوں کا حصول ہر مسلمان پر لازم ہے تمام علوم کا حصول ممکن نہیں کہ زندگی مختصر ہے۔

۲۔ علم کے ساتھ اس کے تقاضوں یعنی عمل کرنا لازم ہے۔

۳۔ پھر علم کی دو قسمیں ہیں:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

۱۔ علم الٰہی (فصل اول)

۲۔ علم مخلوق (فصل دوم)

(فصل سوم) یہ فصل گمراہ فرقہ سوفسطائیوں کے رد کے بارے میں ہے اور جاہل صوفیہ کی تردید میں جن کا نظریہ ہے تصوف کیلئے ظاہری شریعت کوئی لازم نہیں۔

(فصل چہارم) علم کی تحصیل کے متعلق مختلف مشائخ کے اقوال کو بیان کیا۔

## دوسرا حصہ: باب دربیان فقر (۲ فصول)

اس باب میں ۱۔ روحانی اعتبار سے فقر کا معیار ۲۔ طریقت میں فرق کے مراتب واقسام ۳۔ فقر کی حقیقت اور اس کی روایت کے بارے میں بحث

### فصل اول

۱۔ فقر و غنا کے بارے میں اختلاف مشائخ کا تذکرہ

۲۔ فقر و غنا میں سے کون افضل؟

### فصل دوم

۱۔ فقر اور اس کے رموز کی شروحات

۲۔ فقر کے بارے میں مشائخ صوفیہ کے مختلف اقوال

## تیسرا حصہ: باب دربیان تصوف (۲ فصول)

اس باب میں لفظ صوفی کے مختلف اشتقاق اور پھر ان کی تردید کرتے ہوئے راجح قول کا بیان، اہل تصوف کی تین اقسام:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

۱۔صوفی ۲۔متصوف ۳۔مستصوف اور ان کے درمیان فرق کی وضاحت

**فصل اول:** صوفی اور تصوف کے بارے میں تعارف کے اندر اقوال مشائخ کا بیان

**فصل دوم:** یہ فصل معاملات کے بارے میں اور ان اقوال کے تتمہ کے طور پر ہے جو فصل اول میں بیان ہوئے۔اس باب کے اختتام پر رسم وخصلت کے درمیان فرق کی وضاحت کی۔

## چوتھا حصہ: باب دربیان خرقہ پوشی(۲فصول)

اس باب میں دو فصول ہیں:

**فصل اول:** خرقہ پوشی کی شرائط، اس کی سلائی اور اس کے پہننے کی شرائط

**فصل دوم:** صوفیہ کے ہاں خرقہ پوشی نہ کرنے اور وجد میں آکر کپڑوں کے پھاڑنے کا حکم

اس باب میں یہ بھی بیان ہوا کہ خرقہ پوشی متصوف کی علامت ہے لیکن کچھ مدعیان تصوف جاہ وحشمت کے حصول کیلئے پہنتے ہیں یوں وہ جبے قبے پہن کر اصل اولیاء کرام کو بدنام کرتے ہیں۔

## پانچواں حصہ: باب دربیان اختلاف در فقر وصفا(فصول نہیں)

اس باب میں فقر وصفوت کے مقدم ومؤخر ہونے کا بیان ہے نیز فقر اور صفا کے بارے میں صوفیہ کا اختلاف، بعض صوفیہ کے نزدیک فقر صفا سے کامل تر ہے اور دوسرے بعض صوفیہ کے نزدیک صفا فقر سے کامل تر ہے یہ محض نزاع لفظی ہے اولیاء تو وہاں تک پہنچ جاتے ہیں جہاں عبارتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

## چھٹا حصہ: باب دربیان ملامت(۲فصول)

اس باب میں ملامت اور اس کا خلوص ومحبت پر اثر، اللہ تعالی نے اپنے محبوب ﷺ پر غیرت کھاتے ہوئے انہیں ملامت کا وصف عطا کیا ہے تا کہ اغیار کی نظر ان کے جمال حال پر نہ پڑ سکے اور وہ خود بھی خودپسندی عجب وغیرہ سے اور اس کے اوزار سے محفوظ رہیں اس باب میں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

دو فصلیں ہیں:

**فصل اول:** ملامت کی تین صورتیں: ۱۔ملامت راہ روی ۲۔ملامت قصد ۳۔ملامت ترک

**فصل دوم:** ملامت کی تعریف میں حضرت ابو صالح حمدون ابن احمد قصار رضی اللہ عنہ کا نظریہ ذکر کیا ہے۔

## ساتواں حصہ: باب دربیان ائمہ تصوف از صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین

ساتویں باب سے لے کر تیرہویں باب تک شخصیات کے تذکرے ہی تذکرے ہیں لیکن اس میں فصل قائم کیے بغیر ہی تذکروں کو بیان کر دیا ہے اس باب میں خلفائے راشدین کا تذکرہ کیا ہے:

۱۔ خلیفہ اول بلافصل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم

## آٹھواں حصہ: دربیان ذکر ائمتہم من اہل البیت

اس باب میں اہل بیت اطہار کے ائمہ کرام میں سے پانچ کا ذکر کیا گیا ہے:

۱۔ امام علی بن حسین بن علی زین العابدین رضی اللہ عنہ

۲۔ ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ (امام باقر)

۳۔ ابو محمد جعفر بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ (امام صادق)

۴۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: August 13, 2025

### نواں حصہ: دربیان اہل صفہ

اس باب میں مندرجہ ذیل اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کیا گیا ہے:

۱۔ حضرت بلال ۲۔ حضرت سلمان فارسی ۳۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ۴۔ حضرت عمار بن یاسر

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ۶۔ حضرت عتبہ بن مسعود ۷۔ حضرت مقداد بن اسود ۸۔ حضرت خباب بن ارت

۹۔ حضرت صہیب بن سنان ۱۰۔ حضرت عتبہ بن غزوان ۱۱۔ حضرت زید بن خطاب ۱۲۔ حضرت ابو کبشہ

۱۳۔ حضرت کنانہ بن حصین عدوی ۱۴۔ حضرت سالم مولیٰ حذیفہ یمانی ۱۵۔ حضرت عکاشہ بن محصن

۱۶۔ حضرت مسعود بن ربیع ۱۷۔ حضرت ابوذر جندب بن جنادہ غفاری ۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر

۱۹۔ حضرت سفیان بن بیضاء ۲۰۔ حضرت ابوالدرداء عویمر بن عامر ۲۱۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر

۲۲۔ حضرت عبداللہ بن بدر رضی اللہ عنہم اجمعین

### دسواں حصہ: دربیان ائمہ تصوف از تابعین وانصار

اس باب میں بلافصل چار ائمہ تابعین کا ذکر خیر کیا ہے:

۱۔ حضرت اویس قرنی ۲۔ حضرت ہرم بن حیان ۳۔ حضرت خواجہ حسن بصری ۴۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم اجمعین

### گیارہواں حصہ: باب دربیان ائمہ تصوف از تبع تابعین

اس باب میں چونسٹھ تبع تابعین کا ذکر خیر کیا ہے جو کہ یہ ہیں:

۱۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ ۲۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت ابو حلیم حلیب بن سلیم راعی رحمۃ اللہ علیہ ۴۔ حضرت ابو حازم مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ ۶۔ حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت خراز رحمۃ اللہ علیہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: August 13, 2025

۷۔ حضرت عبداللہ بن مبارک مروزی رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ حضرت ابو علی بن فضیل رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ حضرت ابراہیم بن ادھم بن منصور رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ حضرت بشر بن حارث حافی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ حضرت ابویزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ حضرت ابوعبد اللہ الحارث بن اسد محاسبی رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۔ حضرت ابو سلیمان داؤد بن نصیر طائی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ حضرت ابوالحسن سری بن مفلس رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۔ حضرت بو علی شقیق بن ابراہیم الکردی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ حضرت ابو سلیمان عبدالرحمن بن عطیہ دارانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۔ حضرت ابو محفوظ معروف بن فیروز کرخی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ حضرت ابو عبدالرحمن خاتم بن عنوان رحمۃ اللہ علیہ
۲۰۔ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
۲۲۔ حضرت ابوالحسن احمد بن ابی حمواری رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ حضرت ابو حامد احمد بن خصرویہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ
۲۴۔ حضرت ابو حفص عمر بن سالم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت ابوزکریا یحیٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ
۲۶۔ حضرت ابوتراب عسکر بن حسین نخشی رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ حضرت ابو سری منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ
۲۸۔ حضرت ابو صالح حمدون بن احمد بن عمار قصار رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت ابو عبد اللہ احمد بن عاصم الطائی رحمۃ اللہ علیہ
۳۰۔ حضرت ابو محمد عبد اللہ بن خبیق انسطانی رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ حضرت ابو قاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۔ حضرت ابوالحسن احمد بن محمد نوری رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ حضرت ابو عثمان سعد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۔ حضرت ابو عبد اللہ بن یحیٰ جلانی رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔ حضرت ابو محمد رویم بن احمد رحمۃ اللہ علیہ
۳۶۔ حضرت ابو یعقوب بن حسین رازی رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۔ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ
۳۸۔ حضرت ابو محمد سہیل بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۹۔ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن فضل بلخی رحمۃ اللہ علیہ
۴۰۔ حضرت ابو عبد اللہ محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۔ حضرت ابو بکر بن عمر وراق رحمۃ اللہ علیہ
۴۲۔ حضرت ابو سعید احمد بن عیسیٰ خراز رحمۃ اللہ علیہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

۴۳۔ حضرت ابوالحسن علی بن محمد الہانی رحمۃ اللہ علیہ
۴۴۔ حضرت ابوالحسن محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ
۴۵۔ حضرت ابوحمزہ خراسکی رحمۃ اللہ علیہ
۴۶۔ حضرت ابوالعباس احمد بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ
۴۷۔ حضرت ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن مغربی رحمۃ اللہ علیہ
۴۸۔ حضرت ابوعلی الحسن علی جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ
۴۹۔ حضرت ابومحمد احمد بن حسین جریری رحمۃ اللہ علیہ
۵۰۔ حضرت ابوالعباس بن سہیل ادمی رحمۃ اللہ علیہ
۵۱۔ حضرت ابوالعباس بمغیث حسن بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ
۵۲۔ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد خواص رحمۃ اللہ علیہ
۵۳۔ حضرت ابوحمزہ بغدادی بزاز رحمۃ اللہ علیہٖ
۵۴ ۔ حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ واسطی رحمۃ اللہ علیہ
۵۵۔ حضرت ابوبکر دلف بن جحدر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
۵۶۔ حضرت ابومحمد جعفر بن نصیر خلدی رحمۃ اللہ علیہ
۵۷۔ حضرت ابوعلی محمد بن القاسم رودباری رحمۃ اللہ علی ہ
۵۸۔ حضرت ابوالعباس قاسم بن مہدری سیاری رحمۃ اللہ علیہ
۵۹۔ حضرت ابوعبداللہ محمد بن خضیف رحمۃ اللہ علیہ
۶۰۔ حضرت ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رحمۃ اللہ علیہ
۶۱۔ حضرت ابوالقاسم ابراہیم بن محمد بن محمویہ نصرآبادی رحمۃ اللہ علیہ
۶۲۔ حضرت ابوالحسن علی بن ابراہیم حصری رحمۃ اللہ علیہ
۶۳۔ حضرت ابوالحسن سمنون بن عبداللہ خواص رحمۃ اللہ علیہ
۶۴۔ حضرت ابوالفروس الفوارس شاہ بن شجاع کرامتی رحمۃ اللہ علیہ

## بارہواں حصہ: دربیان ائمہ تصوف از متاخرین

اس باب میں دس ائمہ متاخرین کا شیخ علی ہجویری نے ذکر جمیل کیا جن میں خصوصی طور پر اپنے پیر و مرشد حضرت ابوالفضل محمد بن حسن الختلی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی کیا اور ان سے اپنی محبت کا ذکر کیا کہ ان کا انتقال شیخ علی ہجویری کی گود میں آخری وصیت کے ساتھ ہوا۔ وہ عشرہ کاملہ ہستیاں یہ ہیں:

۱۔ حضرت ابوالعباس احمد بن محمد قصاب رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ حضرت ابوعلی الحسن بن محمد دقاق رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ حضرت ابوالحسن علی بن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ حضرت ابوعبداللہ محمد بن علی داستانی رحمۃ اللہ علیہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

۵۔ حضرت ابو سعید فضل اللہ بن محمد مہینی رحمۃ اللہ علیہ ۶۔ حضرت ابو الفضل محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ (مرشد)

۷۔ حضرت ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ ۸۔ حضرت ابو العباس احمد بن محمد شقائی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت ابو القاسم علی جرجانی طوسی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۔ حضرت ابو احمد مظفر بن حمدان نوقائی رحمۃ اللہ علیہ

## تیرہواں حصہ: دربیان ائمہ تصوف متاخرین از اہل بلدان

اس باب میں آپ نے ان متاخرین ائمہ تصوف کا ذکر کیا ہے جو مختلف شہروں میں زندگی گذار رہے ہیں اور وہ صوفیہ زاہدین اور ارباب المعانی میں شامل ہیں:

اہل شام و عراق کے مشائخ

۱۔ حضرت شیخ ذکی ابن العلاء رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت شیخ ابو جعفر محمد بن مصباح صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت ابو القاسم سدی رحمۃ اللہ علیہ

## مشائخ اہل فارس

۱۔ شیخ الشیوخ حضرت ابو الحسن بن سالبہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ شیخ مرشد حضرت ابو اسحاق بن شہریار رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ شیخ طریقت حضرت ابو الحسن بن مکران رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ شیخ ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ شیخ ابو طالب رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ شیخ الشیوخ حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

## شیخ قہستان، آذربائیجان، طبرستان و فک

۱۔ شیخ شفیق فرخ المعروف بہ اخی زنجانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ شیخ اندرین رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت بادشاہ نائب رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ جنید رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت شیخ ابو طاہر رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت خواجہ حسن سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت شیخ سہلکی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت احمد شیخ فرقانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت ادیب گندی رحمۃ اللہ علیہ

## مشائخ اہل کرمان

۱۔ حضرت شیخ مجتہد حضرت ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت خواجہ ابو جعفر محمد بن علی حوزی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت خواجہ ابو جعفر ترشیزی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت خواجہ محمد نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت شیخ معشوق رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت خواجہ رشید بن شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت خواجہ احمد خاوی سرخسی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت شیخ احمد نجار رحمۃ اللہ علیہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

۹۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن اسود رحمۃ اللہ علیہ

## مشائخ ماوراء النہر

۱۔ حضرت خواجہ امام رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت ابو جعفر محمد بن حسین حرمی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت خواجہ فقیہ رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت ابو محمد یالعزی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت احمد ایلاقی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت خواجہ عارف رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت علی بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

## مشائخ غزنی

۱۔ حضرت شیخ المشائخ غزنی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت شیخ عارف رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت ابو الفضل اسدی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت شیخ اسماعیل شاشی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت شیخ سالار طبری رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الحکیم رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت شیخ محترم حضرت سعید بن ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت خواجہ ابو العلا عبد الرحیم بن محمد سعدی رحمۃ اللہ علیہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

۹۔ حضرت شیخ اوحد قودہ بن محمد جزویزی رحمۃ اللہ علیہ

## چودہواں حصہ: دربیان فرق اہل تصوف

اس باب میں مصنف نے صوفیہ کرام کے مختلف فرقوں کا ذکر کیا جن کی تعداد بارہ ہے جن میں سے دو باطل اور دس اہل حق ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ فرقہ محاسبیہ یہ ابو عبداللہ حارث بن اسد محاسبی کی طرف منسوب ہے۔

۲۔ قصاریہ یہ ابو صالح حمدون بن احمد قصار کی طرف منسوب ہے۔

۳۔ طیفوریہ یہ فرقہ ابویزید طیفور بن عینی بسطامی کی طرف منسوب ہے۔

۴۔ جنیدیہ یہ ابوالقاسم جنید بن محمد کی طرف منسوب ہے۔

۵۔ نوریہ یہ ابوالحسن احمد بن محمد نوری کی طرف منسوب ہے۔

۶۔ سہیلیہ یہ سہل بن عبداللہ تستری کی طرف منسوب ہے۔

۷۔ حکیمیہ یہ جو عبداللہ بن علی حکیم ترمذی کی طرف منسوب ہے۔

۸۔ خرازیہ یہ فرقہ ابوسعید خراز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے منسوب ہے۔

۹۔ خفیفیہ یہ ابوعبداللہ محمد بن خفیف کی طرف منسوب ہے۔

۱۰۔ سیاریہ یہ ابوالعباس سیاری کی طرف منسوب ہے۔ یہ دس اہل حق سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱۱۔ حلولیہ یہ باطل فرقہ ابوحلمان دمشقی کی طرف منسوب ہے۔

۱۲۔ فارس کی طرف منسوب ہے۔

حضرت شیخ علی ہجویری نے باطل فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: حلولیہ اللہ ان پر لعنت بھیجے اس جملے سے آپ نے اس فرقہ کے عقائد

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

باطلہ فاسدہ اور شنیعہ کی طرف اشارہ مقصود تھا آپ نے فرقوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: یہ فرقے اصول، شرع، فروع اور توحید میں متفق ہیں لیکن بعض جزئیات مثلاً معاملات، مجاہدات، مشاہدات، ریاضات میں اختلاف کرتے ہیں۔

## پندرہواں حصہ: کشف حجاب اول دربیان معرفت الٰہی (۲ فصول)

اس حصہ میں مصنف نے معرفت کی دو قسمیں بیان کی ہیں: ۱۔ معرفت علمی، ۲۔ معرفت حالی علماء وفقہاء نے اللہ تعالی کی معرفت کے بارے میں صحت علم کو معرفت قرار دیا ہے جبکہ اہل تصوف نے اس کی بجائے صحت حال کو معرفت قرار دیا ہے اس میں مصنف نے دو فصلیں قائم کی ہیں:

**فصل اول:** معتزلہ کے نزدیک معرفت حق بذریعہ عقل ممکن ہے جبکہ دوسروں کا عقیدہ یہ ہے کہ استدلال معرفت کیلئے صحیح وسیلہ ہے۔

**فصل دوم:** معرفت کے متعلق مختلف مشائخ کے اقوال

## سولہواں حصہ کشف حجاب دوم دربیان توحید (۱ فصل)

اس حصہ میں مصنف نے یہ بتایا کہ حقیقت توحید صحت علم کے ساتھ وحدانیت پر حکم ہے اللہ تعالی وحدہ لاشریک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک اور نہ ہی کوئی اس کے افعال میں کوئی حصہ دار، وجودی اسے ان صفات سے پہچانتے ہیں تو وہ اس علم کو توحید قرار دیتے ہیں پھر توحید تین اقسام پر مشتمل ہے: ۱۔ توحید الحق للحق ۲۔ توحید الحق للخلق ۳۔ توحید الخلق للحق اس کے ساتھ توحید کے بارے اقوال مشائخ کو ایک فصل میں بیان کیا۔

## سترہواں حصہ: کشف المحجوب سوم دربیان ایمان (۱ فصل)

اس حصہ میں بتایا گیا ہے کہ ایمان لغوی اعتبار سے تصدیق کو کہا جاتا ہے لوگوں نے اس کے بارے میں محدثین، فقہاء، متکلمین کے مختلف اقوال ذکر کیے ہیں معتزلیوں کے نزدیک تمام علمی و عملی اطاعتوں کا نام ایمان ہے جبکہ دیگر حضرات کے نزدیک ایمان معرفت کا نام ہے متکلمین اہل سنت کے نزدیک مطلق تصدیق کا نام ایمان ہے اس اعتبار سے شیخ علی ہجویری نے صوفیہ کے دو گروہ ذکر کیے ہیں:

۱۔ ایک گروہ کے نزدیک ایمان نام ہے قول تصدیق اور علم کا

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

۲۔ جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک ایمان قول اور تصدیق کا نام ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ایمان کی حقیقت کا بھی آپ نے بحث میں بیان کیا۔

## اٹھارہواں حصہ: کشف حجاب چہارم دربیان طہارت (۲فصول)

اس حصہ میں آپ نے ایک باب دو فصلوں کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ طہارت دو اقسام پر مشتمل ہے:

۱۔طہارت ظاہری ۲۔طہارت قلبی و باطنی

پھر ظاہری طہارت کا حصول پانی (وضو) سے جبکہ باطنی طہارت کا حصول سچی توبۃ النصوحا سے ہوتا ہے پھر توبہ کی تین شرائط کا بیان کیا:

۱۔ معصیت اور گناہ پر شرمندگی

۲۔ فی الفور ہی گناہ چھوڑ دینا

۳۔ گناہ پھر دوبارہ نہ کرنے کا پختہ عزم

پھر توبہ کرنیوالوں کے تین درجات ہیں:

۱۔ تائب

۲۔ منیب

۳۔ اداب

پھر ایک فصل میں توبہ سے رجوع جبکہ دوسری فصل میں توبہ کے متعلق مختلف مشائخ کے اقوال کا تذکرہ

## انیسواں حصہ: کشف حجاب پنجم دربیان نماز (۵فصول)

یہ حصہ ایک باب اور پانچ فصول پر مشتمل ہے اس کے اندر شیخ علی ہجویری نے بتایا کہ نماز فقہاء کرام کے نزدیک ظاہری احکام کے مجموعہ کا نام ہے لیکن صوفیہ عظام احکام ظاہری اور اس کے باطنی معانی میں ربط پیدا کرتے ہیں نماز کے متعلق صوفیہ کرام کا اختلاف ہے کہ یہ وسیلہ حضوری ہے یا وسیلہ غیب ایک گروہ نماز کو وسیلہ حضوری جبکہ دوسرا گروہ اس کو وسیلہ غیب سمجھتا ہے صاحب احوال سے متہم مقام الجمع کہتے ہیں اور ایک فریق اسے مقام تفرقہ کا متہم قرار دیتا ہے پھر آپ نے باب محبت قائم کیا اس کے بعد محبت کی اقسام کو فصل اول میں بیان کیا فصل دوم میں محبت بطور اساس تصوف

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

فصل سوم میں عشق کے متعلق مشائخ کرام کے خیالات فصل چہارم میں حقیقت محبت کے بارے میں مشائخ عظام کے مختلف اقوال بیان کیے۔

## بیسواں حصہ: کشف حجاب دربیان زکوٰۃ (افصل)

اس حصہ کے اندر آپ نے زکوٰۃ کا شرعی حکم بیان کیا ہے کہ زکوٰۃ تمام نعمتوں پر واجب ہر چیز کی زکوٰۃ اس کی جنس سے ہے مال نعمت ہے اس کی زکوٰۃ اس کی جنس سے ہے جسم کے ہر ہر عضو کی زکوٰۃ ہے صوفیہ کے نزدیک کون کس چیز کی اور کتنی زکوٰۃ دے گا؟ اس کے ساتھ آپ نے جود وسخا کے متعلق بھی خوبصورت پیرائے میں گفتگو کی ہے۔

## اکیسواں حصہ: کشف حجاب ہفتم دربیان صوم

روزہ کی حقیقت کہ یہ خالق اور مخلوق کے درمیان سری عبادت ہے اور بے حد اس کا ثواب ہے روزے کا کم از کم درجہ بھوک ہے۔

بائیسواں حصہ: کشف حجاب ہشتم دربیان حج

اس حصہ میں حج کے متعلق بیان کیا ہے اور اس کی شرائط ولوازمات کا بیان کیا کہ حج آدمی پر بحالت صحت، عقل، بلوغت اسلام اور استطاعت کی صورت میں فرض ہے حج کا بنیادی مقصد زیارت کعبہ کے بجائے کشف مشاہدہ ہے جب آدمی صاحب کشف ہو جاتا ہے تو تمام دنیا اس کیلئے حرم بن جاتی ہے اور جب تک بندہ اس مقام پر نہیں پہنچتا تو حرم اس کیلئے تاریک ترین جگہ ہے۔

## تئیسواں حصہ: کشف حجاب نہم دربیان صحبت وآداب محبت احکام صحبت

اس حصہ میں شیخ علی ہجویری نے دس ابواب ذکر کیے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ صحبت اور اس کے متعلقات ۲۔ آداب صحبت (یہ ایک فصل پر مشتمل ہے)

۲۔ صحبت میں قائم رہنے کے آداب ۴۔ سفر میں صحبت کے آداب

۵۔ کھانے کے آداب ۶۔ سفر کے آداب ۷۔ سفر وحضر کے آداب

۸۔ کلام اور خاموشی کے آداب ۹۔ سوال کہاں کریں کہاں نہ کریں؟ ۱۰۔ نکاح افضل یا تجرد

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

## چوبیسواں باب: کشف حجاب دہم دربیان زبان، حدود الفاظ وحقائق معانی

ہر قوم وقبیلہ کے لوگوں کی ایک خاص اصطلاح اور زبان ہوتی ہے جسے وہ باہمی استعمال کرتے ہیں دوسری قوم اور قبیلہ اس سے واقف نہیں ہوتا اسی طرح اصطلاحات صوفیہ بھی ہیں مثلاً حال ووقت، مقام وتمکین، محاضرہ ومکاشفہ، قبض وبسط، انس وہیبت، قہر ولطف، شریعت وحقیقت وغیرہم

## پچیسواں حصہ: کشف حجاب یازدہم دربیان سماع (افصل)

اس حصہ میں حضرت شیخ علی ہجویری نے دس ابواب کے تحت مختلف سماع وقوالی کے لوازمات بیان کیے ہیں:

۱۔سماع قرآن ۲۔سماع شعر ۳۔سماع اصوات الحان ۴۔احکام سماع ۵۔سماع میں اختلاف

۶۔حقیقت سماع کے بارے میں اختلاف کی حقیقت کیا ہے؟ ۷۔وجد وتواجد میں فرق کی وضاحت

۸۔رقص ۹۔خرق ۱۰۔آداب سماع

## کشف المحجوب کا ماقبل ومابعد کتب تصوف میں مقام

کشف المحجوب بلاشبہ اصول تصوف پر تجزیاتی، تطبیقی، عمدہ تصنیف ہے امام حاکم نے خوب کہا تھا:

گشت کشان کشف ہم مجوب

فہم توای فہیم ذوی الاقدار[xxvi]

کشف المحجوب اگرچہ کتب تصوف میں بزبان فارسی اولین مانی جاتی ہے لیکن اس سے قبل کتب تصوف کے وجود کا انکار نہیں کیا جاسکتا چنانچہ امام مستملی بخاری ۴۳۴ھ نے امام ابو بکر محمد بن اسحاق البخاری الکلاباذی رحمۃ اللہ علیہ ۳۸۰/۳۸۵ھ کی کتاب التعرف لمذہب اہل التصوف کا عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا تھا اس سے قبل تصوف پر جتنا بھی کام ہوا وہ عربی میں تھا اور اسے تصوف اسلامی میں اہم مراجع اور ام کی حیثیت تھی وہ مندرجہ ذیل کتب تھیں:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: August 13, 2025

| | | |
|---|---|---|
| کتاب اللمع فی التصوف | ابونصر سراج | ۳۷۸ھ |
| قوت القلوب | ابو طالب مکی | ۳۸٦ھ |
| طبقات الصوفیہ | عبد الرحمن السلمی | ۴۱۲ھ |
| حلیۃ الاولیاء | ابونعیم الاصفہانی | ۴۳۰ھ |
| الرسالۃ القشیریہ | ابو القاسم القشیری | ۴٦۵ھ |
| الرعایۃ بحقوق اللہ | شیخ الحارث بن اسد المحاسبی | ۲۴۳ھ |

حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے کشف المحجوب میں کتب مذکورہ سے حوالہ کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے ان کتب کی طرف یقیناً رجوع کیا اور ان کے منہج واسلوب سے راہنمائی لی اور بہت کچھ تصوف کی باتیں ان کتب سے نقل کی ہیں مثلاً کتاب سلمی المعروف طبقات الصوفیہ مقدمہ ژوکوفسکی بحوالہ کشف المحجوب صفحہ ۱۴۱ طبع تہران، الرسالۃ القشیریہ تالیف ابو القاسم القشیری صفحہ ۱۴۱، الرعایۃ بحقوق اللہ صفحہ ۴۳۹ اور صفحہ ۱۴۴ نقل کیا اس جہت اور خشت سے گویا بعد میں آنے والوں کیلئے یہ کتاب خود ماخذ بن گئی لہٰذا جس نے بھی شیخ علی ہجویری کے بعد فارسی میں لکھا اس نے کشف المحجوب سے استفادہ کیا اور اپنی تالیفات میں اس پر بہت زیادہ انحصار واعتماد کیا مثلاً تذکرۃ الاولیاء از شیخ فرید الدین عطار ٦۲۰ھ، فتوح الغیب از حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ۵٦۳ھ، نفحات الانس از مولانا عبد الرحمن جامی ۸۲۲ھ، عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی ٦۳۲ھ، طرائق الحقائق از محمد معصوم شیر ازی ٦٦۷ھ، سفینۃ الاولیاء از شہزادہ دارشکوہ قادری ۱۴۰۹ھ، تاریخ تصوف دراسلام ازاستاذ قاسم غنی یہ سب کتب کشف المحجوب سے قبل عربی میں تھیں اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ اور کتب بالکل نہ تھیں بلکہ بہت کاوشوں کا بعض میں آنے والے محققین نے ذکر کیا اس کا اصل مطلب ہے کہ وہ ہم تک پہنچ نہ پائیں۔ اسلامی ورثے کی یہ کتب ممکن ہے ضائع ہوگئی ہوں یا یہ بھی ممکن ہے کہ الماری یا لائبریری میں محفوظ ہوں کسی نے نہ انہیں شائع اور نہ ہی ان کا مطالعہ کیا سوانح نگاری والی کتب میں جب ان کے اسماء اور مؤلفین کے نام تک ہی ہماری رسائی ہے دراصل تصوف پر مکالمہ کرنے والوں کے دو گروہ ہیں جنہوں نے تصوف کی بنیاد قائم کی آداب اور معاملات کے قواعد مرتب کیے۔

تصوف کا پہلا طریقہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

یہ گروہ ابوالقاسم جنید ۲۰۷ھ بغدادی کی طرف منسوب ہے جو بغداد میں رہتے تھے اس کے تصوف کی تعلیم و قواعد کو پھیلانے کے دوطریقے تھے:۱۔زبانی گفتگو کرنا ۲۔مساجد میں منبروں پر لوگوں کو رغبت دینا

## تصوف کادوسراطریقہ

یہ دوسرا گروہ حضرت ابونصر سراج ۳۷۸ھ کی طرف منسوب ہے اور یہ لوگ نیشاپور میں طرز زندگی گزارتے تھے اس گروہ کے تصوف پھیلانے کے طریقے یہ تھے:۱۔لکھی ہوئی فقط بات پر اعتماد کرنا۲۔کتابوں کے ذریعے اپنے پیغام کی تشریح کرنا۔یہ گروہ ان مذکورہ خوبیوں کے ساتھ پہلے گروہ کے محافظ بھی بنے۔

کشف المحجوب کے بعد کتب تصوف اوران صوفیہ پر اس کے اثرات

کشف المحجوب کے بعد کتب تصوف یوں تو غیر متناہی ہیں لیکن ہم ماضی قریب کی فارسی کتب تک محدود رہیں گے وہ کتابیں جو کشف المحجوب کے زیر اثر یا پھر مواد کشف المحجوب سے نقل کر کے لکھی گئیں وہ یہ ہیں:

تذکرۃ الاولیاء

اس کتاب کو حضرت ابوطالب محمد بن ابی بکر ابراہیم المعروف شیخ فریدالدین عطار نے تحریر کیا جن کا شمار چھٹی صدی ہجری اور ساتویں کے اوائل کے لوگوں میں شمار ہوتا ہے انہوں نے ۶۲۷ھ میں وفات پائی عطار کا شمار ایران کے تین بڑے بڑے اصفیاء میں ہوتا ہے:۱۔سنائی ۲۔مولانا جلال الدین عارف رومی ۳۔شیخ عطار

آپ پیشہ کے اعتبار سے طبیب تھے جو لوگوں کا علاج و معالجہ کیا کرتے تھے آپ کی سب کتب سوائے تذکرۃ الاولیاء کے سب منظوم ہیں مثلاً پندنامہ، منطق الطیر۔ایک تحقیق کے مطابق تذکرۃ الاولیاء میں ۷۲ اور دوسری تحقیق کے مطابق ۹۷ شخصیات کے حالات زندگی موجود ہیں صاحب تذکرۃ الاولیاء نے کشف المحجوب کے صفحے کے صفحے نقل کیے ہیں جن کی تفصیل لوئی عباسی کے مقدمہ میں دیکھی جاسکتی ہے ہم چند اقتباس ذکر کرتے ہیں وہ صوفیہ جن کے تذکرہ کے سلسلے میں شیخ فریدالدین نے کشف المحجوب سے متاثر ہو کر رجوع کیا وہ یہ ہیں:

| اسماءاولیاء کرام | مقامات کشف المحجوب | مقامات تذکرۃ الاولیاء |
| --- | --- | --- |

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

| | | |
|---|---|---|
| حضرت حسن بصری | صفحہ ۱۰۴ | تذکرۃ الاولیاء جلد ۱، صفحہ ۳۶ |
| ابو حازم مکی | صفحہ ۱۱۱ | صفحہ ۵۷ |
| ابو سلیمان دارانی | صفحہ ۳۹۹ | صفحہ ۲۲۹ |
| عمرو المکی | صفحہ ۳۹۹ | تذکرۃ الاولیاء جلد ۲، صفحہ ۳۷ |
| مرتعش | صفحہ ۶۰ | صفحہ ۱۶ |
| محمد ترمذی | صفحہ ۱۷۹ | صفحہ ۹۳ |
| حسین حلاج | صفحہ ۱۹۰ | صفحہ ۱۳۵ |

حضرت شیخ عطار نے دو مقامات پر حضرت شیخ علی ہجویری کا اسم گرامی لے کر ان کے اقوال نقل کیے ہیں:

۱۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰ھ کا ذکر کرتے ہوئے

۲۔ حضرت سیدنا ابن عطار ۳۰۹ھ کا ذکر خیر کرتے ہوئے

نفحات الانس

حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نے نفحات الانس میں حضرت شیخ علی ہجویری کے شیخ حضرت ابو الفضل ختلی، حضرت اشقانی اور خود حضرت شیخ علی ہجویری کے حالات کشف المحجوب سے اخذ کرتے ہوئے حوالہ دیا ہے۔ صاحب نفحات الانس اگرچہ بنیادی طور پر عبد الرحمن سلمی کی طبقات الصوفیہ پر اعتماد کرتے ہیں ۸۸۱ھ میں شہزادہ علی شیر نے ان سے اس کتاب کے لکھنے کا مطالبہ کیا تھا تب انہوں نے اولیاء کرام کے حالات پر اس کتاب کو لکھا اور ۸۸۳ھ میں اسے مکمل کیا یہ کتاب مختصر مقدمہ اصول صوفیہ کے نو مقالات، چھ سو زائد شیوخ صوفیہ کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔

مکتوبات بندہ نواز گیسو دراز

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات شریف میں حضرت سیدنا شیخ علی ہجویری کے قول کو ذکر کیا ہے:

آں محقق و مدقق آں شیخ برحق آں صوفی معنوی و صوری ابو علی عثمان (علی بن عثمان) ہجویری قدس سرہ نقل کردہ است

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

ژوکوفسکی مقدمہ کشف المحجوب میں رقمطراز ہے:

در تالیف وتدوین سفینۃ الاولیاء، خزینۃ الاصفیاء،نامہ دانشوراں وطرائق الحقائق نیز از کشف المحجوب استفادہ ہائے بسیارا قتباسات مکررومتعدی شدہ است

سفینۃ الاولیاء، خزینۃ الاصفیاء،نامہ دانشوراں اور طرائق الحقائق کی تالیف وتدوین میں بھی بہت سا استفادہ کشف المحجوب سے کیا گیا ہے اور اس سے متعدد بار اقتباسات کو ذکر کیا ہے۔

حضرت خواجہ شرف الدین یحیٰ منیری قدس سرہ ۷۸۲ھ نے اپنے مکتوبات میں کشف المحجوب کی عبارتوں کو بطور سند وحوالہ پیش کیا ہے چنانچہ رقمطراز ہیں:

صاحب کشف المحجوب کہ مقتدائے عصر خود بودہ است

صاحب کشف المحجوب خود زمانے کے پیشوا ہیں۔

حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ۸۲۵ھ نے مجموعہ ملفوظات لطائف اشرفی میں بار بار کشف المحجوب کے حوالہ جات پیش کیے ہیں جس کو حضرت نظام غریب یمنی نے مرتب کیا ہے مثلاً

۱۔ می فرمودند کہ صاحب کشف المحجوب

۲۔ صاحب کشف المحجوب گوید

حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کشف المحجوب سے کئی مقامات پر استفادہ کیا ہے ایک مقام پر رقمطراز ہیں:

شیخ،عالم،عارف، زاہد، مجاہد، شیخ الشیوخ الطریقۃ،کاشف اسرارالحقیقۃ ابوالحسن علی بن عثمان بن ابی علی الغزالی رحمۃ اللہ علیہ کہ از اقران سلطان طریقہ وبرہان حقیقت شیخ ابوسعید بن ابوالخیر فضل اللہ بن محمد بن احمد المہینی است قدس اللہ روحہ واقتدائی ہر دوبزرگوار در طریقت بزین او تاد و شیخ عباد ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی است قدس اللہ روحہ در کتاب کشف المحجوب لارباب القلوب آوردہ است

شیخ عالم عارف باللہ زاہد مجاہد سب پیروں کے پیر ایسے صاحب طریقت جو حقیقت کے رازوں کو کھولنے والے ہیں جن کی کنیت ابوالحسن ہے نام علی بن

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: August 13, 2025

عثمان بن ابی علی جو کہ غزنہ کے رہنے والے ہیں وہ اصحاب طریقت اور برہان حقیقت شیخ ابوسعید ابوالخیر اور ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی کے جن کا ذکر کشف المحجوب لارباب القلوب میں آیا ہے۔

یوں ہی حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانی اعتبار سے کشف المحجوب کے قریب ترین کتاب اسرارالتوحید ہے جس کا شمار چھٹی صدی ہجری میں ہوتا ہے اس کے مؤلف شیخ ابوسعید بن ابوالخیر کے ایک پوتے محمد بن منور بن ابی سعید بن ابی طاہر ابن ابی سعید بن ابوالخیر یہ کتاب ۵۷۴ھ میں تالیف کی گئی ہے۔

## کشف المحجوب کی تحریر میں کن کن کتب سے استفادہ کیا گیا

کشف المحجوب کے مصادر و منابع ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

۱۔ زبانی روایات

۲۔ کتب و رسائل

اول الذکر کیلئے آپ نے یوں چند طرح کے الفاظ استعمال کیے ہیں:

۱۔سمعت فلانا یقول کذا — میں نے فلاں کو اس اس طرح کہتے ہوئے سنا۔

۲۔سمعت فلاناعن کذا فقال — میں نے فلاں کو ایسے کہتے ہوئے سنا چنانچہ اس نے کہا۔

۳۔کنت عندفلانا فقال واحدکذا — میں فلاں کے پاس موجود تھا تو ان میں سے ایک نے ایسا کہا۔

۴۔جرت بی مناظرۃ مع واحد فقال کذا — ایک شخص کے ساتھ میرا مناظرہ شروع ہو گیا تو اس نے اس طرح کہا۔

۵۔اتفق لی صحبۃ احدالادعیافقال کذا — داعی کے ساتھیوں میں سے ایک نے میرے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے یوں کہا۔

۶۔روی لی فلانا عن فلان کذا — فلاں نے فلاں سے میرے لیے یوں روایت کی۔

یہ سب روایات وکلمات آپ کے اسفار ومشاہدات پر مختلف فرق ومسالک کے ساتھ بوقت ملاقات آپ نے یوں کیا تاکہ اہل سنت

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
August 13, 2025

وجماعت سے ان کی دوری و قربت کے اسباب کا اندازہ لگایا جاسکے ژوکوفسکی نے کشف المحجوب کے مقدمہ میں ان کے نام درج کیے ہیں وہ یہ ہیں:

| نمبر شمار | اسماء کتب ورسائل | اسماء مصنفین | مقامات کشف المحجوب |
|---|---|---|---|
| ۱ | تاریخ اہل الصفہ | حضرت ابوعبدالرحمن سلمی | کشف المحجوب صفحہ ۹۹ |
| ۲ | کتاب سلمی المعروف طبقات الصوفیہ | حضرت ابوعبدالرحمن سلمی | صفحہ ۱۴۱ |
| ۳ | الرسالۃ القشیریہ | حضرت ابوالقاسم القشیری | صفحہ ۱۴۱ |
| ۴ | کتاب محبت | حضرت عمر بن عثمان مکی | صفحہ ۳۹۹ |
| ۵ | کتاب اللمع فی التصوف | حضرت ابونصر سراج | صفحہ ۴۴۴ |
| ۶ | تاریخ المشائخ | حضرت محمد بن علی حکیم ترمذی | صفحہ ۵۰ |
| ۷ | کتاب مقدس بنام رسائل اخوان الصفا | حضرت ابوسلیمان السبی المقدسی | صفحہ ۳۳۴ |
| ۸ | حکایات عراقیاں | تصانیف مشترکہ صوفیاء عراق | صفحہ ۵۶ |
| ۹ | حکایات ہجویری | حضرت شیخ علی ہجویری | تکرار کے ساتھ کثیر مقامات پر |
| ۱۰ | مؤلفات | ابوجعفر بن مصباح صیدلانی | صفحہ ۳۳۴،۲۱۴ |
| ۱۱ | رسائل ابوالعباس سیاری | ابوجعفر بن مصباح صیدلانی | صفحہ ۳۲۲ |
| ۱۲ | رسائل حکیم ترمذی | محمد بن علی ترمذی | صفحہ ۴۳۹،۱۷۲ |
| ۱۳ | بیان آداب المریدین | شیخ شرف الدین یحیٰ منیری | صفحہ ۴۳۶،۴۶۶ |
| ۱۴ | ختم الولایت | خادم حسین شاہ | صفحہ ۲۶۰ |
| ۱۵ | کتاب المنہج | امام زکریا بن محمد بن زکریا الانصاری | صفحہ ۳۴۰ |
| ۱۶ | نوادر الاصول فی معرفۃ | ابوعبداللہ محمد بن علي الحکیم الترمذي | صفحہ ۴۳۰ |
| ۱۷ | کتاب السماع | حضرت ابوعبدالرحمن سلمی | صفحہ ۵۲۳ |

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۸ | روایات | حضرت ابوالفضل ختلی | صفحہ ۱۱۰ |
| ۱۹ | غلط الواجدین | ابو محمد رویمی | صفحہ ۱۷۰ |
| ۲۰ | تصحیح الارادۃ | حضرت سیدنا جنید بغدادی | صفحہ ۴۳۹ |
| ۲۱ | الرعایۃ بحقوق اللہ تعالی | حضرت احمد بن خضرویہ | صفحہ ۴۳۹ |
| ۲۲ | کتاب اندراباحت سماع(اصل نام: ایضاح الدلات فی سماع الات | حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی نقشبندی | صفحہ ۵۲۴ |
| ۲۳ | تصحیح الصلوٰۃ | حضرت جنید بغدادی | صفحہ ۴۳۹ |
| ۲۴ | کتاب اندر مرقعہ | حضرت ابو معمار اصفہانی | صفحہ ۶۲ |
| ۲۵ | کتاب رعایت | حضرت ابوعبداللہ الحارث المحاسبی | صفحہ ۱۳۴ |
| ۲۶ | مراۃ الحکماء | شاہ شجاع کرمانی | صفحہ ۱۷۴ |

**چند کتب بلانام لیکن مصنفین کرام کے اسماء گرامی ذکر کیے گئے ہیں:**

| | | |
|---|---|---|
| ۲۷ | تصنیف حضرت یحیٰ رازی | صفحہ ۱۵۳ |
| ۲۸ | تالیف ابو بکر وراق | صفحہ ۱۷۹،۴۳۹ |
| ۲۹ | تصنیف سہل بن عبداللہ | صفحہ ۴۳۹ |
| ۳۰ | تصنیف ابو سعید خزاز | صفحہ ۳۱۱ |
| ۳۱ | کتب مشائخ: ابو حمدون قصار | صفحہ ۳۳۴ |
| ۳۲ | اخبار صحاح | صفحہ ۷۹، ۳۳۴ |
| ۳۳ | صوفیہ قصارہاں | صفحہ ۳۲۸ |

ان تینتیس کتب کے علاوہ اشعار آیات احادیث کی تعداد و تفصیل اس سے قبل بیان کی جاچکی ہے اس کے بعد ہم شیخ علی ہجویری کی کتب

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

کا بھی تجزیاتی و تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہیں۔کچھ کتب ملفوظات اعلی حضرت اور غنیۃ الطالبین کی طرح بزرگوں کی طرف منسوب کر دی جاتی ہیں ان کے تصنیف ہونے نہ ہونے کا ہم تحقیق و تدقیق کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ پیش کرتے ہیں۔

تصانیف شیخ علی ہجویری کا تحقیقی جائزہ

بعض حضرات نے آپ کی کتب کے نام یوں بیان کیے ہیں:

۱۔کشف المحجوب ۲۔دیوان شعر ۳۔منہاج الدین ۴۔کشف الاسرار ۵۔کتاب فناوبقا ۶۔کتاب اسرار الخلق والمؤنات ۷۔الرعایۃ بحقوق اللہ تعالی ۸۔کتاب البیان لاہل العیان ۹۔کتاب نحو القلوب ۱۰۔ایمان ۱۱۔فرق فرق ۱۲۔کتاب در شرح کتاب حلاج ۱۳۔ثواقب الاخبار[xxvii]

۱۔کشف الاسرار کیا آپ کی تصنیف ہے؟

اصل کتاب کی تصنیف کی تحقیق سے قبل بطور تمہیدی مقدمہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ آپ کی بعض کتب تو آپ کی زندگی میں اور بعض آپ کی وفات کے بعد پیدا ہو گئیں اور کچھ کتب کو بعد از وفات منسوب کر دیا گیا ہے کشف الاسرار کے متعلق بہت علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے اس اختلاف کے پس منظر محرکات کیا تھے؟

۱۔ دراصل طبقۃ الوعاظ کے مؤلف آرم میگز نے کسی مسئلہ میں شیخ علی ہجویری کی رائے نقل کی اور اس کا ماخذ کشف الاسرار کو قرار دے دیا۔اس وقت سے یہ کتاب ویانالائبریری میں مخطوطے کی صورت میں موجود تھی۔[xxviii]

۲۔ کراچی سے ایک مجلہ فارسی زبان میں مجلہ ہلال کے نام سے شائع ہوتا ہے جس کے مقالہ نویس غلام سرور نے کشف الاسرار کی ایک عبارت نقل کی ہے جو گنج بخش لقب کے بارے میں ہے جس کا اطلاق حضرت شیخ علی ہجویری پر کیا جاتا ہے۔[xxix]

۳۔ شیخ علی ہجویری کے بارے میں اردو زبان میں تحریر شدہ ایک کتابچہ میں آیا ہے اس کا نام تذکرہ حضرت علی ہجویری ہے مؤلف نے اس میں شیخ ہجویری کی شاعری کے دو نمونے نقل کر دیے ہیں اور کشف الاسرار اور کشف المحجوب کے درمیان مشابہت کو واضح کر دیا یہ کتاب چوہدری نسیم کی المعارف گنج بخش روڈ لاہور سے چھپی ہے۔

اب ہم اصل تحقیق کی طرف آتے ہیں ڈاکٹر ظہورالدین احمد[xxx] اور حکیم موسیٰ امرتسری[xxxi] رحمۃ اللہ علیہمانے کشف الاسرار کو جعلی قرار دیااور شیخ علی ہجویری کی تصانیف میں گردانتے کو غلط قراردے دیاہے لیکن مولاناسید محمد متین ہاشمی سید ہجویر میں فرماتے ہیں:

غور طلب امر یہ ہے کہ کشف الاسرارنام کی حضرت ہجویری کی کوئی تصنیف یاملفوظات نہیں ہیں تو ثقہ تذکرہ نگاروں نے جن میں یورپ کے بھی ایک محقق یعنی نکلسن شامل ہیں اس کتاب کا تذکرہ کیوں کیاہے الغرض پروفیسر شریف کنجاہی نے اپنے مقدمہ میں جوانداز اختیار فرمایاہے وہ بہت دھیمااور گہرے غوروفکر پر مبنی ہے ریسرچ ہورہی ہے ہونے دیجئے ممکن ہے کہ آئندہ کوئی نئی تحقیق سامنے آجائے اگراسی سٹیج پر کسی کتاب کو جعلی قراردے دیاگیاتو تحقیق وجستجو کایہ عمل مفلوج ہو جائے گااگر کوئی چیز زبان کے معیار پر نہیں ہے یاسعدی شیرازی کاکوئی مصرع درج ہو گیاہے تو اسے الحاق یاکاتب کی کرم فرمائی قرار دیجئے فوراً جعلی اور وضعی ہونے کا یک طرفہ فیصلہ صادر نہ فرمایئے۔[xxxii]

## منکرین کے دلائل

### پہلی دلیل

یہ کوئی خاص موضوع پر مستقل کتاب نہیں ہے کیونکہ نہ اس کے ابواب ہیں نہ فصول یہ تو یوں لگتی ہے جیسے پیر اپنے مرید کو سامنے بٹھاکر وعظ کرے۔

### دوسری دلیل

اس کتاب کی زبان وبیان کی خامیاں اور تاریخی غلطیاں ہمیں مجبور کرتی ہیں کہ ہم اس رسالے کو داتاصاحب کی تالیف نہ سمجھیں مثلاً اے علی ترا خلق میگوید گنج بخش،اے علی بن عثمان مخلوق خداتجھے گنج بخش کہے گی ۔اس سے معلوم ہواکہ آپ نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں گنج بخش کہناشروع کر دیاتھاحالانکہ تاریخی تناظر میں حضرت شیخ علی ہجویری اس لقب سے تقریباًپانچ سوسال کے بعد ملقب ہوئے چنانچہ مفتی غلام سرور قادری نے خزینۃ الاصفیاء میں لکھاہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے انہیں گنج بخش کہاقدیم تذکروں اور ملفوظات خواجگان چشت سے ہرگز ہرگز اس کی تائید نہیں ہوتی اس عبارت کایہ مطلب نہیں کہ آپ گنج بخش نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس لقب سے زندگی میں مشہور نہیں ہوئے تھے چنانچہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

صاحب خزینۃ الاصفیاء لکھتے ہیں:

نقل است کہ وقتے خواجہ بزرگ معین الدین بعد حصول مقاصد وعطائے خلعت قطبیت ہنداز مزار گوہر بارش حضرت خواجہ رخصت یافت بوقت روانگی

روبروئے مرقد مقدس ایستادہ وایں شعر بخواند:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں راپیر کامل کاملاں رارا ہنما

ازاں روزنامئ وے علی مخدوم سخی گنج بخش مشہور شد [xxxiii]

روایت ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین مقاصد کے حصول اور ہند کی قطبیت کا منصب پانے کے بعد بارش انوار سے نہال ہو کر حضرت کے مزاراقدس سے رخصتی کے وقت مزاراقدس کے سامنے کھڑے ہو کر یہ مذکورہ شعر پڑھااسی وقت سے آپ مخدوم سخی گنج بخش کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

اگر کشف الاسرار کو آپ کی مستقل تصنیف ماناجائے تو پھر لازم آئے گا کہ آپ کو یہ زندگی میں ہی لقب مل گیاتھا پھر سوال ہو گا آپ کے اولین سوانح نگار صاحب نفحات الانس مولانا جامی اور صاحب دار شکوہ قادری کو یہ لقب کیوں معلوم نہ ہو سکا۔دوسری خرابی یہ لازم آئے گی کہ حضرت شیخ علی ہجویری کے حالات حیات پانچویں ،چھٹی صدی کے کسی معلوم تذکرے میں نہیں ملتے اردو دائرہ دائرۃ المعارف پنجاب یونیورسٹی اولین ذکر ملفوظات محبوب الٰہی میں فوائد الفواد مجلس ۲۹ ذی القعدہ ۷۰۸ھ و مجلس ۱۵ محرم ۷۱۰ھ میں ملتا ہے۔اگر کشف الاسرار کے مطابق گنج بخش کالقب ماناجائے تو یہ اصول بلاغت کے بھی منافی ہے کیونکہ مطول ومختصر المعانی،اسرارالبلاغۃ ودلائل الاعجاز میں ہے کہ کلام مقتضی الحال کے مطابق ہو تو ظاہر ہے کہ حضرت خواجہ اجمیری نے اکتساب فیض کی طلب لے کر حضرت ہجویری کے مزارپرانوار پر چلہ کشی فرمائی اور یقیناًمرادوں سے مالامال ہوئے اب اگر وہ مزار کے سامنے کھڑے ہو کر یہ فرمارہے ہیں:گنج بخش فیض عالم مظہر نور خداتو مقتضائے حال خود یہ ظاہر کر رہاہے کہ یہ لقب کس کو دیاجارہاہے اس صورت میں خواجہ صاحب کاگنج بخش لقب کواستعمال کرناعین بلاغت ہے یہاں اس لقب سے ملقب موصوف کو تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔بہر صورت گنج بخش کالقب آپ ہی کو سجتاہے اس سے انکار نہیں کیاجاسکتاکیونکہ آپ نے پوری حیات طیبہ میں علم ومعرفت کاخزانہ ہی تو تقسیم کیا

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

آپ نے بعد میں آنے والوں کیلئے کشف المحجوب جیسا خزانہ چھوڑا جسمانی خوارک سب فقراء کو دے رہے ہیں روحانی خوراک خواجہ اجمیری محدث اعظم جیسی ہستیوں کو دی اور علمی لنگر جامعہ ہجویریہ کی صورت میں عطا فرما رہے ہیں جہاں یومیہ پانچ صد کے قریب حفاظ، علماء اور مفتیان عظام فیض یاب ہو رہے ہیں۔

## تیسری دلیل

حضرت شیخ علی ہجویری کو دینی علوم کے ساتھ ساتھ دو زبانوں فارسی اور عربی پر عبور حاصل تھا آپ ایک زبان کا دوسری زبان میں آسانی سے ترجمہ کر سکتے تھے یہی وجہ ہے کہ کشف المحجوب میں اصل حدیث یا قول ولی کو عربی میں پوری طرح ضبط تحریر میں لاتے اور کشف المحجوب کی نثر دور اول یعنی دور سامانیاں کی ہے لہٰذا جس غزنوی دور میں شیخ علی ہجویری نے آنکھ کھولی یہ اس کی زبان نہیں ہو سکتی۔

## چوتھی دلیل

صاحب کشف الاسرار نے کشف المحجوب کی تکمیل کے بارے میں اس رسالہ میں فرمایا:

کشف المحجوب را بمحبت قلبی در میان اندک مدت تمام کردہ بودم[xxxiv]

کشف المحجوب کو میں نے محبت قلبی (دلی محبت) سے تھوڑی مدت میں پورا کر دیا تھا۔

حالانکہ قلیل مدت تو نہ تھی بلکہ تحقیق کے مطابق ۴۳۵ھ میں کشف المحجوب کا آغاز اور ۴۴۲ھ میں اس کی تکمیل ہوئی لہٰذا اندک مدت خلاف عقل ہے۔

## پانچویں دلیل

اگر کشف الاسرار آپ کی تصنیف ہوتی تو اس کا کشف المحجوب کے ساتھ عبارتی تضاد لازم نہ آتا مثلاً کشف المحجوب کے اشاروں سے آپ کی جائے ولادت جلاب ظاہر ہو رہی ہے جبکہ کشف الاسرار میں ہجویر۔ اس کی وجہ استدلال یوں ہے کہ آپ نے کشف المحجوب میں جابجا لکھا ہے من می گوئم کہ علی بن عثمان الجلابی ثم لاہوری[xxxv] جس سے ثابت ہوا کہ آپ کی ولادت جلاب میں ہوئی کیونکہ ثم تراخی کیلئے آتا ہے جس طرح قرآن مجید

میں ہے:

ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون[xxxvi]

اس کا مطلب ولادت جلاب میں ہوئی پھر ہجویر میں عرصہ کے بعد جانا ہوا۔

## چھٹی دلیل

آپ نے کشف المحجوب میں عشق مجازی کے چھٹکارے پر اللہ تعالی کا شکریہ ادا کیا فرمایا گیارہ برس شادی کی آفت سے محفوظ رہنے کے بعد حق تعالی نے آزمائش سے دوچار ہونا میرا مقدر فرمادیا پھر حق تعالی نے اپنے کمال فضل و کرم سے میرے مسکین دل کی سلامتی کیلئے اپنی حفاظت مبعوث فرمائی اپنی رحمت کے ذریعے اس آزمائش سے نجات کا احسان فرمایا میں اللہ تعالی کا اس کی بے پایاں نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہوں۔[xxxvii] جبکہ کشف الاسرار میں اس کے برعکس معشوق پر فدا ہونے کی تلقین فرمارہے ہیں۔

## ساتویں دلیل

کشف المحجوب میں آپ نے واضح کہا کہ میں لہانور (لاہور) میں ناجنسوں میں قید ہوں جبکہ کشف الاسرار میں لاہور کے ماحول کو نشان جنت بتایا ہے۔

قارئین کے جوابات

کشف المحجوب کے متعلق اندک مدت والا اعتراض نامناسب ہے کیونکہ حضرت شیخ علی ہجویری مقام ولایت پر فائز ہیں اور یہ آپ کی کرامت ہو سکتی ہے جس طرح مولانا عبدالرحمن جامی نے فوائد الضیائیہ المعروف شرح جامی بوقت تہجد سے لے کر نماز فجر تک، اصول الشاشی صاحب نظام الدین شاشی نے چالیس یا پچاس ایام میں، امام المسلمین حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دیوار کعبہ کے ساتھ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ فقط آٹھ گھنٹوں میں تحریر فرمادی نیز وقت اور فاصلہ محض اعتباری چیزیں ہیں معلوم ہوا کہ وسائل اور فاصلے اعتبارات مختلف ہوتے ہیں ممکن ہے آپ کے نزدیک کم مدت سات سال ہو دوسرے کے نزدیک سات دن ہو سکتی ہے لہٰذا یہ مقام محل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جلابی ہجویری کا تضاد بھی قابل اعتنا نہیں کیونکہ بعض سارے واقعات میں ہزاروں سال سے لگ بھگ بہت عرصہ گزرا ہے تقدم و تاخر کا امکان ہے ممکن ہے آپ ہجویر میں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

پیدا ہوئے ہوں پھر آپ کی والدہ ماجدہ انہی ایام میں آپ کو لے کر جلاب چلی گئی ہوں۔

تصانیف کے بارے میں بعض کا ذکر کرنا بعض کا ذکر نہ کرنا اس کا تعلق پہنچ اور عدم پہنچ پر ہے دیکھیں یورپ کے محقق نکلسن نے اس کو تصانیف شیخ علی ہجویری میں شامل کیا ہوا ہے اور مزید براں یہ کہ عدم ذکر سے کسی چیز کی نفی لازم نہیں آتی ورنہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے لازم آئے گا جن کا کلمہ میں ذکر ہے وہ رسول ہیں باقی نہیں حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا:

لانفرق بین احدمن رسلہ[xxxviii] اور ہمارا ایمان سب رسولوں پر ہے۔

کشف الاسرار میں معشوق سے معشوق حقیقی مراد لیا جاسکتا ہے ایک ہی لفظ سے کبھی حقیقت اور کبھی مجاز مراد لیا جاسکتا ہے دراصل متکلم کو دیکھا جائے گا علم بلاغت میں ہے انبت الربیع البقل (موسم ربیع نے سبزی کو اگایا) یہ کلام اگر دہریہ کرتا ہے تو یہ حقیقت پر مبنی ہے اس کے نزدیک الربیع فاعل حقیقی ہے اور جب مؤمن اس کلمہ کو استعمال کرے گا تو یہ مجاز پر محمول ہو گا کیونکہ مؤمن کا نظریہ ہے انبت اللہ البقل (اللہ نے سبزی کو اگایا) لہٰذا صوفیاء نے عشق مجازی سے عشق حقیقی کی طرف رجوع کیا اسی لیے متصوفین سیف الملوک ہیر رانجھا، پیر وارث شاہ کو پڑھتے ہیں۔اب ہم دونوں آراء کا خلاصہ اور محاکمہ پیش کرتے ہیں۔

خلاصۃ المکالمہ و محاکمہ

حقیقت یہ ہے کہ ہم نہ تو اس بات کا انکار کرسکتے ہیں اور نہ ہی اثبات کہ کشف الاسرار شیخ علی ہجویری کی تالیف ہے یا آپ کے تلامذہ کی کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی معلومات نہیں ہیں جو کتاب کے مطالعہ سے ہمیں کوئی راست فیصلہ کرنے میں مددگار ہو۔گذشتہ بحث سے ہم یہ نتیجہ مستنبط کرسکتے ہیں کہ اگر کشف الاسرار کی شیخ علی ہجویری کی طرف نسبت درست ہے تو اسے آپ نے کشف المحجوب کے بعد اپنی زندگی کے آخر میں تالیف کیا ہو گا بشرطیکہ کشف المحجوب کے آخری تصنیف کا قول رجوع ہو یہی بات ثواقب الاخیار پر بھی صادق آتی ہے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس نام کی کوئی کتاب شیخ علی ہجویری سے منسوب ہے تاہم کسی تصنیف کو فوراً جعلی اور وضعی قرار دینا مغربی محققین کا وطیرہ ہے سید سلیمان ندوی رقمطراز ہیں:

مغرب میں تو عرصہ تک یہ بات زیر بحث رہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود بھی تھا یا نہیں اور محققین کا ایک اچھا خاصہ طبقہ برسوں سے یہ بات ثابت کرتا رہا کہ ان کا وجود فرضی ہے (نعوذ باللہ) اس نام کا کوئی آدمی نہیں گزرا حالانکہ قرآن کی واضح نص ہے:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

واتیناعیسی ابن مریم البینت وایدناہ بروح القدس(xxxix)

جعلی قرار دینے سے ریسرچ کا یہ عمل مفلوج ہو کر رہ جائے گا یہی فلسفہ حدیث کے معیار کے سلسلہ میں ہے ابن جوزی ایک حدیث کو موضوع قرار دیتے ہیں جبکہ امام سیوطی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور امام سیوطی جس کو صحیح یا حسن مانتے ہیں ابن جوزی کے نزدیک وہ ضعیف ہوتی ہے اس کے علاوہ کشف المحجوب کی طرح دیگر چند تصانیف کو یقین کے ساتھ آپ کی تصانیف قرائن سے قرار دیا جاسکتا ہے۔(xl)

۲،۳۔کشف المحجوب سے چند قرائن دیگر تصانیف ہجویری کے سلسلہ میں موجود ہیں(دیوان۔منہاج الدین)

حضرت شیخ ہجویری کی مشہور تصنیف کشف المحجوب میں دوسری رائے نہیں ہوسکتی من و عن کچھ آپ کی تصانیف وہ ہیں جن کے قرائن کشف المحجوب کی عبارتوں سے اشارۃ النص نہیں بلکہ صراحۃً عبارت النص سے ثبوت ملتا ہے چوتھا باب خرقہ اور اس کی شرائط کے بارے میں ہے:

مرا اندر باب کتابی است منفرد کہ نام آں اسرار الخرق والمؤنات است ونسخہ آں مرید را باید(xli)

اس موضوع کے اندر میری ایک کتاب یکتا ہے جس کا نام اسرار الخرق والمؤنات ہے اس کا نسخہ ہر ہر مرید کے پاس ہونا چاہیے۔

اس کا ذکر مترجمین کشف المحجوب نے بھی کیا ہے:

ا۔الطاف حسین نیروی ترجمہ صفحہ:۲۰۵، ۲۔علامہ فاروق القادری صفحہ:۱۶۰، ۳۔مولوی فیروزالدین صفحہ ۵۷، ۴۔واحد بخش سیال صفحہ ۲۵۹، ۵۔عبدالحکیم خان نشتر جالندھری صفحہ ۵۸، ۶۔علامہ سید ابوالحسنات محمد احمد قادری صفحہ ۱۵۳، ۷۔شرح کشف المحجوب بر ترجمہ مفتی غلام معین الدین نعیمی از پروگریسو بکس صفحہ ۲۲۱، ۸۔نسخہ سمرقند کشف المحجوب اصل فارسی صفحہ ۶۹ از مطبوعہ سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ اسرار الخرق والمؤنات آپ کی ایسی کتاب تھی جو آپ نے لکھی بھی اور راہ سلوک پر چلنے والوں کیلئے اس کی اشاعت بھی ہوئی اس لیے آپ نے فرمایا کہ یہ ہر مرید پاس ہونا لازمی ہے۔

اسی طرح کشف المحجوب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دیوان اور منہاج الدین نام سے بھی کتابیں تھیں جو کسی نے چرالی تھیں چونکہ آپ نے اخلاص اور للّٰہیت کے پیش نظر ان دونوں مذکورہ کتب پر نام نہ لکھا تھا غیر نے چرانے کے بعد اپنا نام لکھ کر ان کو شائع کر دیا بعض حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اسم ولایت کو مٹا کر ان نے اپنا نام لکھ لیا تھا اس لیے آپ نے تکرار کے ساتھ اپنا نام تقریباً اٹھائیس مرتبہ اس طرح

ذکر کیا: من کہ علی بن عثمان الجلابی ام یہ نام بطور تکبر نہیں وہ تو شیخ سعدی فرما گئے ہیں:

تکبر بود عادت جاہلاں　　　　تکبر نباید ز صاحب دلاں (xlii)

آپ خود کشف المحجوب کے آغاز میں فرماتے ہیں ابتداء کتاب میں جو میں نے اپنا نام لکھا اس سے دو باتیں مطلوب ہیں:

ا۔ خواص کیلئے　　　　۲۔ عوام کیلئے عوام کیلئے تو یہ کہ جب جاہل اور بے علم کوئی نئ کتاب دیکھتا ہے اور اس پر مصنف کے نام کا پتہ نہیں ملتا وہ اس کتاب کو اپنے نام پر شائع کر دیتا ہے اور اس روش سے جو مقصود مصنف ہوتا ہے وہ فوت ہو جاتا ہے اور کتاب لکھنے سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس تصنیف و تالیف کے ذریعے لکھنے والے کا نام زندہ رہے اور اس کتاب کے پڑھنے والے مصنف کو دعائے خیر سے یاد کرتے رہیں اور دوسری وجہ ابتداء میں نام لکھنے کی خواص کیلئے یہ ہے کہ جب وہ کسی کتاب کو دیکھتے ہیں تو پہلے مؤلف نام معلوم کرتے ہیں تاکہ اگر مؤلف، مصنف کو وہ محقق اور عالم فن جانیں تو اس کے احترام میں خاص رعایت کرتے ہیں اور اس کے مطالعہ اور نشرواشاعت میں کوشاں رہتے ہیں اب کسی عبارت سے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ دیوان اور منہاج الدین نامی کتب آپ کی تصانیف میں شامل تھیں اصل عبارت پیش کرنے سے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی آپ فرماتے ہیں کہ یہ تلخ تجربہ مجھے زندگی کے اندر دو مرتبہ ہوا ہے:

مرا ایں حادثہ افتاد بدو بار یکی آنکہ دیوان شعرم کسے بخواست وباز گرفت واصل نسخہ جز آں نبود آں جملہ را بگردانید ونام من از سر آں بیگفتند ورنج من ضائع گردانید تاب اللہ علیہ ودیگر کتابی تالیف کردم علم اندر طریق تصوف (عمرہا اللہ) نام آں منہاج الدین کردم یکی از مدعیان کیک کہ کرای گفتار او نکند نام من از سر آں پاک کرد و بنزدیک عوام پنہاں نمود کہ آں وہ کردہ است ہر چند خواص بر آں قول وی خندیدندی تا خداوند تعالیٰ بی برکتی آن بدو رسانید ونامش از دیواں طلاب درگاہ خود پاک گردانید (xliii)

مجھے دو مرتبہ ذاتی طور پر اس کا تجربہ حاصل ہو چکا ہے ایک مرتبہ ایک شخص نے مجھ سے میرے اشعار کا دیوان مانگا اور لے گیا جبکہ میرے پاس اس دیوان کا دوسرا کوئی نسخہ موجود نہ تھا اس نے اس سے میرا نام مٹا دیا اور میری ساری محنت ضائع کر دی (اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائے) دوسرا اتفاق اس وقت ہوا جب میں نے تصوف وطریقت کے موضوع پر منہاج الدین نامی ایک کتاب لکھی تصوف کے ایک جھوٹے دعویدار نے اس سے میرا نام مٹا کر لوگوں میں اسے اپنے نام سے متعارف کروا دیا اگرچہ باخبر لوگ اس کی اس حرکت کا مذاق اڑاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اس سے برکت

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

کو اٹھالیا اور اپنی بارگاہ کے طالبوں کی فہرست سے اس کا نام خارج کر دیا۔

اس سانحہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کو ذوق شعری اس قدر تھا کہ مستقل دیوان حماسہ، دیوان متنبی، دیوان حسان، دیوان امام شافعی ،دیوان علی کی طرح پورا دیوان لکھ دیا نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ تصوف کے موضوع پر آپ نے کشف المحجوب کے علاوہ بھی سپیشل کتاب بنام منہاج الدین لکھی لہٰذا کشف المحجوب، اسرار الخرق والمؤنات کے علاوہ دیوان اور منہاج الدین بھی آپ کی تصانیف میں شامل ہیں ضیاع کتب کچھ تو ظاہری زندگی میں ہوا کچھ بعد از انتقال ہوا ان کتب کا تصانیف میں شامل ہونا آپ کی زبان وبیان سے ثابت ہوا مزید بھی کتب آپ کی تصانیف میں مختلف آراء سے ثابت ہیں۔

## ۴۔ کتاب فنا و بقا

اس کتاب کا بھی کشف المحجوب سے اشارہ ملتا ہے کہ یہ بھی حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں شامل ہے شیخ علی ہجویری رقمطراز ہیں:

مارا ازیں جنس سخن است اندر کتاب فنا وبقا وآں اندر وقت ہوس کودگی و تیزی احوال کردیم اما اندریں کتاب بحکم احتیاط احکام آں بیارم ان شاء اللہ[xliv]

اس سے ہم جنس (ملتی جلتی) گفتگو ہم نے کتاب فنا و بقا کے اندر کی ہے لیکن یہ کتاب اس وقت کی تصنیف ہے جبکہ ہماری نوعمری کا جوش تھا اور جذبات حالیہ تیزی میں تھے اس کتاب میں احتیاط کے ساتھ اس کے احکام و حقائق بیان کرتا ہوں۔ ان شاء اللہ

اس سے معلوم ہوا کہ آپ جوانی ہی میں تصنیف کا سلسلہ شروع کر چکے تھے یہ شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب کے پانچویں باب فقر و صفا میں اختلاف کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

## ۵۔ کتاب در شرح کلام حلاج

حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کشف المحجوب سے ایک اور تصنیف کا ثبوت ملتا ہے آپ نے ابوالمغیث الحسین بن منصور الحلاج کے کلام کی شرح میں بھی ایک کتاب تصنیف فرمائی کشف المحجوب کی عبارت ملاحظہ کریں:

پیش ازیں اندر شرح کلام وی کتابی ساختہ ام بدلائل و حجج علو کلام و صحت حالش ثابت کردہ واندر کتابی ذکر کردہ ام بجز آں منہاج نام ابتدا و انتہاش یاد کردہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: August 13, 2025

ام ایں جا[xlv]

اس سے پہلے میں نے حضرت حسین بن منصور حلاج کے کلام کی شرح بھی لکھی ہے اور کتاب میں دلائل و حجج باہرہ کے ساتھ ہم نے ثابت کیاہے کہ یہ کلام اتنابلند ہے کہ اس کو ارباب حال کے سوااور کوئی نہیں سمجھ سکتااور ایک کتاب بنام منہاج الدین ہماری تالیف ہے اس میں حضرت حسین بن منصور حلاج کے ابتداء حال سے انتہاتک تمام کوائف اس جگہ ذکر کیے ہیں۔

آپ نے حسین بن منصور حلاج کے حالات میں لکھاہے کہ آپ اپنی جوانی میں حلاج کے دیوانے تھے آپ نے ان کی بہت ساری کتب ور سائل کا مطالعہ کیاہے آپ فرماتے ہیں آپ کی تصانیف مشہور ہیں اورآپ کے رموزاور کلام نہایت مہذب ہیں جو اصول و فروع میں آپ نے فرمائے اور لکھے ۔ آپ فرماتے ہیں میں (علی بن عثمان جلابی) نے پچاس رسائل تصنیف کیے ہوئے بغدادا اور مضافات بغداد میں دیکھے بعض خورستان، فارس وخراسان میں دیکھے ہیں سب میں ہم نے ایسی باتیں دیکھیں جو مرید ابتداء سلوک میں کیا کرتا ہے اور ان تصانیف میں بعض رسائل بہت معمولی بعض آسان بعض نہایت ادق مضمون سے تھے اور یہ حالت کے ساتھ بات ہے جب تجلی حق ہونے لگتی ہے تواس کو قوت حال اسکی زبان وعلم پر بعض بار ایسی جلدی اور عجلت سے مضمون آجاتے ہیں کہ ناآشنا دیکھ کر تعجب ہی نہیں کرتا بلکہ اس کا وہم اس کے سننے سے متنفر ہو جاتاہے اور عقل اس کے سمجھنے سے قاصر رہتی ہے توجو آشناءرمز خاصان بارگاہ ہے وہ کہہ دیتاہے کہ یہ مضمون بہت بلند ہے اور جو جماعت بے خبر اور رموز طریقت سے ناآشناہوتی ہے وہ قطعی منکر ہو کر اقرار کررہے ہیں کہ یہ مضمون ہماری محدود معلومات وبصارت کے ماتحت غلط ہے مگر جب اہل بصیرت و محققان حقیقت دیکھتے ہیں تووہ ان منکرین کی ہمنوائی نہیں کرتے اور خدمت وتعریف دونوں سے علیحدہ ہو کر ساکت ہو جاتے ہیں۔

## ٦۔کتاب البیان لاہل العیان

حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے صراحتاً فرمایا کہ آپ نے اپنی صوفیانہ زندگی کی ابتدامیں اس کتاب کو تالیف کیا تھااس میں آپ نے مختلف صوفیانہ رموز کے علمی نکات اور تشریحات بیان کی ہیں۔

## ٧۔کتاب بحر القلوب

آپ نے یہ کتاب مذکورہ بالا کتاب کے بعد تصنیف فرمائی ہے اور موضوع کے اعتبار سے بھی دونوں کتب میں توافق وترادف پایاجاتا ہے اس

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

میں آپ نے تصوف کی ریفار مرورموز کی توضیح کی ہے لیکن یہ کتاب کتاب البیان لاہل العیان سے زیادہ مفصل ومبسوط ہے اس میں آپ نے متصوفانہ اصطلاحات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

## ۸۔ کتاب الایمان

آپ نے کشف المحجوب میں تقریباً گیارہ بار کشف بیان کیے ہیں ان میں سے تیسرا کشف آپ نے کشف حجاب سوم درایمان کے عنوان کے نام سے ایمان کے بارے میں الگ اور مخصوص بیان کیاہے اس میں معتزلہ خوارج کے حوالہ سے ایمان کے مدلولات ومصداق کے بارے میں فی البدیہ لکھاہے پھر آپ نے قارئین کی توجہات ایک مستقل کتاب کی جانب مبذول کرائی ہے اور ساتھ ہی معذرت بھی پیش کی کہ اس جگہ متکلمین محدثین کی آراء کی بجائے فقط صوفیہ کی آراء کو ذکر کیاہے۔

## ۹۔ الرعایۃ بحقوق اللہ تعالی

حضرت شیخ علی ہجویری نے کشف حجاب دوم در توحید قائم کیاہے جو آپ نے قارئین اور شائقین کیلئے عمومی طور پر موحدین کے نقطہ نظر سے اصول توحید کی وضاحت کی ہے ثنویت پرستوں، بت پرستوں وغیرہ کی مخالف آراء کو بیان کیاہے پھر آپ نے قاری کی توجہ تفصیل کی طرف مبذول کرانے کیلئے ایک مستقل کتاب بنام الرعایۃ بحقوق اللہ تعالی تصنیف کی ہے جس کا ذکر وحوالہ کشف المحجوب میں ملتاہے یہ آپ کی وہ تصانیف ہیں جن کا ثبوت صراحتاً، کنایۃً، اشارۃً کشف المحجوب وغیرہ سے ملتاہے اس کے علاوہ بھی امکان ہے۔

## نتیجہ تحقیق

اس تحقیقی مطالعے کے نتیجے میں یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ حضرت سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کشف المحجوب صرف ایک صوفیانہ تصنیف نہیں، بلکہ ایک جامع علمی، فکری، اور اعتقادی دستاویز ہے جو اسلامی تصوف کے ابتدائی خدوخال کو نہایت متوازن، مدلل اور شرعی بنیادوں پر پیش کرتی ہے۔ اس کتاب میں حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی عقائد، روحانی تربیت، تصوف کی اصطلاحات، سلاسلِ طریقت، اور اہل تصوف کے مزاج و کردار کو اس انداز میں بیان کیاہے کہ یہ کتاب نہ صرف ان کے ذاتی فہم و بصیرت کی عکاس ہے بلکہ برصغیر میں اسلامی فکر کے ارتقاء کی ایک تاریخی کڑی بھی ہے۔ تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کو شریعت کے تابع تصور کیا اور بدعت، غلو، اور غیر شرعی

نظریات سے اجتناب کو لازمی قرار دیا۔ انہوں نے تصوف کے علمی، اخلاقی اور عملی پہلوؤں کو جمع کر کے ایک ایسا فکری سانچہ پیش کیا جس میں عقل، نقل، وجدان اور علم ایک دوسرے سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔ ان کی تحریر میں صوفیانہ تجربے کو صرف وجدانی واردات تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ اس کی عقلی اور علمی توجیہ بھی پیش کی گئی ہے، جو کہ ایک سچے اسلامی مفکر کی پہچان ہے۔ کشف المحجوب کی روشنی میں یہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا فکری ورثہ آج کے فکری و روحانی بحران میں ایک راہنما حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی فکر تصوف کو دین کی بنیادوں سے جوڑتی ہے، اور فرد و معاشرے کی اصلاح کا متوازن راستہ دکھاتی ہے۔ موجودہ دور میں جب تصوف یا تو محض رسم بن چکا ہے یا فلسفیانہ الجھاؤ کا شکار، تو حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا منہج ایک عملی، عقلی اور روحانی ماڈل پیش کرتا ہے جو قرآن و سنت پر قائم اور سلفِ صالحین کے فہم سے ہم آہنگ ہے۔ لہٰذا، یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ کشف المحجوب نہ صرف اسلامی تصوف کی اولین علمی بنیادوں کو مہیا کرتی ہے بلکہ اس کے ذریعے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسا فکری ورثہ چھوڑا ہے جو اسلامی علوم، روحانیت، اور اخلاقیات کے میدان میں آج بھی روشنی کا مینار بن سکتا ہے۔

## حوالہ جات / References

[i] ۔ ژوکوفسکی، (۱۳۴۵ء) ترجمہ کشف المحجوب (مقدمہ)، لاہور، پنجاب یونیورسٹی، ص ۵۲
[ii] ۔ مصطفیٰ بن عبداللہ، (س ن) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ۲/ ۱۴۹۴
[iii] ۔ ژوکوفسکی، (۱۳۴۵ء) ترجمہ کشف المحجوب (مقدمہ)، لاہور، پنجاب یونیورسٹی، ص ۵۲
[iv] ۔ ژوکوفسکی، (۱۳۴۵ء) ترجمہ کشف المحجوب (مقدمہ)، لاہور، پنجاب یونیورسٹی، ص ۵۲
[v] ۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۱۰
[vi] ۔ دھلوی، نظام الدین، (س،ن) درر النظام، دہلی، مکتبہ حمیدیہ، ص ۵۲
[vii]- Webster's Encyclopaedic Dictionary of English Language (New York Avenel, new tersy :Granmcrcy Borh 1989) P1603
[viii] ۔ جامی، عبدالرحمن، (۱۳۰۲ء) نفحات الانس ، لاہور ، تصوف فاؤنڈیشن، ص ۲۱۸
[ix] ۔ ندوی، علاؤالدین، (۱۴۲۵ء) فصل الخطاب، لکھنؤ، مجلس علم و عرفان، ص ٦
[x] ۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۵۲
[xi] ۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۵۲
[xii] ۔ وحید الزمان، (۱۳۲۴ء) لغات الحدیث، کراچی، میر محمد کتب خانہ آرام باغ، ۴/ ۵۸،۵۹
[xiii] ۔ القرآن، ق: ۲۲
[xiv] ۔ القرآن، القلم: ۴۲

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 13, 2025

[xv]۔ الطبری، ابوجعفر محمد بن جریر، (۱۴۱۲ء) جامع البیان فی تفسیر القرآن، بیروت، دارالمعرفۃ، ص ۳۹

[xvi]۔ الجرجانی، میر سید شریف ، (۱۴۱۱ء) التعریفات، بیروت، دارالکتاب المصری، ص ۲۳۷

[xvii]۔ سید وقار علی، (۱۴۳۳ء) تشریح السراجی، ملتان، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ص ۱۵۵

[xviii]۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۱۰

[xix]۔ محمد تقی، (۱۴۰۳ء) سبک شناسی، ایران، مطبوعہ دائرۃ المعارف ، ۲ / ۵۲

[xx]۔ بخاری، طاہر رضا، (۲۰۲۱ء) الزاد المرغوب فی تعارف کشف المحجوب، لاہور، محکمہ اوقاف پنجاب، ص ۱۱۲

[xxi]۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۱۱۵

[xxii]۔ بخاری، طاہر رضا، (۲۰۲۱ء) الزاد المرغوب فی تعارف کشف المحجوب، لاہور، محکمہ اوقاف پنجاب، ص ۱۱۳

[xxiii]۔ اسعاد، قندیل، (۲۰۱۲ء) شیخ ہجویری اور کشف المحجوب ایک تحقیقی مطالعہ، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ص ۱۵۲، ۱۵۱

[xxiv]۔ بخاری، طاہر رضا، (۲۰۱۹ء) زاد السالکین فی تصوف مرشد الکاملین، محکمہ اوقاف پنجاب ص ۲۰۳

[xxv]۔ سیالوی، محمد رمضان، (۲۰۱۵ء) الہجویر دائرۃ المعارف (کشف المحجوب کے فارسی تحلیلی نسخہ پر ایک تحقیقی نظر) لاہور، محکمہ اوقاف پنجاب، ۲ / ۴۲

[xxvi]۔ محمد قمر علی، (۱۴۴۳ء) معارف ہجویریہ، لاہور پنجاب یونیورسٹی، ص ۸۴

[xxvii]۔ تسبیحی، محمد حسین، (س ن) تحلیل کشف المحجوب، لاہور، کرسی ہجویری شناسی دانشگاہ پنجاب، ص ۱۶۴، ۱۶۳

[xxviii]۔ اسعاد، قندیل، (۲۰۱۲ء) شیخ ہجویری اور کشف المحجوب ایک تحقیقی مطالعہ، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ص ۱۳۶

[xxix]۔ غلام سرور، (س ن) کشف المحجوب کے انگریزی ترجمے کا مقدمہ، ہلال شمارہ سوم، کراچی، غلام سرور کسان، ص ۵

[xxx]۔ ظہورالدین احمد، (۱۳۵۶ء) پاکستان میں فارسی ادب، لاہور، تعمیر انسانیت، ص ۱۵۴

[xxxi]۔ امرتسری، محمد موسیٰ، (۲۰۱۲ء) مقدمہ کشف المحجوب، لاہور، محکمہ اوقاف پنجاب، ص ۲۹

[xxxii]۔ ہاشمی، سید محمد متین، (۲۰۲۱ء) سید ہجویر، لاہور، محکمہ اوقاف پنجاب، ص ۱۶۳

[xxxiii]۔ قادری، غلام سرور، (۱۴۱۴ء) خزینۃ الاصفیاء، لاہور، تصوف فاؤنڈیشن، ص ۱۵۷

[xxxiv]۔ ہاشمی، سید محمد متین، (۲۰۲۱ء) سید ہجویر، لاہور، محکمہ اوقاف پنجاب، ص ۱۵۳

[xxxv]۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۲۲

[xxxvi]۔ القرآن، البقرہ: ۲۸

[xxxvii]۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۴۷۶

[xxxviii]۔ القرآن، البقرہ: ۲۸۵

[xxxix]۔ القرآن، البقرہ: ۲۵۳

[xl]۔ ندوی، سید سلیمان، (۱۳۴۰ء) خطبات مدارس، اچھرہ لاہور، ادارہ مطبوعات طلبہ، ص ۳۵

[xli]۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۵۳

[xlii]۔ سعدی، مصلح الدین، (۱۸۸۴ء) کریما سعدی (باب در مذمت تکبر)، لکھنؤ، مکتبہ منشی نول کشور، ص ۶

[xliii]۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۲

[xliv]۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۵۷

[xlv]۔ ہجویری، علی بن عثمان، (۲۰۱۸ء) کشف المحجوب، لاہور، مکتبہ النوریہ الرضویہ، ص ۱۶۰